بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 51

شمارہ 22

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20پونڈ یا 40ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10پونڈ

16ربیع الاول 1423ہجری 29ہجرت 1381ہش 29مئی 2002ء

Postal Reg. No.PB\0258\2002

اخبار احمدیہ

قادیان 23مئی 2002ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

کل حضور پر نور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت 'شاہد. شہید' کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت وسلامتی، کامل شفایابی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

میں نے کسی حصّہ عمر میں بجز خدائے عزّوجل کسی کے ساتھ اپنا حقیقی تعلق نہ پایا

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ اس بات کو جانتا ہے اور وہ ہر ایک امر پر بہتر گواہ ہے کہ وہ چیز جو اس کی راہ میں مجھے سب سے پہلے دی گئی وہ قلب سلیم تھا۔ یعنی ایسا دل کہ حقیقی تعلق اس کا بجز خدائے عزوجل کے کسی چیز کے ساتھ نہ تھا۔ میں کسی زمانہ میں جوان تھا اور اب بوڑھا ہوا مگر میں نے کسی حصہ عمر میں بجز خدائے عزوجل کسی کے ساتھ اپنا حقیقی تعلق نہ پایا۔ گویا رومی مولوی صاحب نے میرے لئے ہی یہ دو شعر بنائے تھے ۔

من ز ہر جمعیّتے نالاں شدم
جفت خوشحالاں و بدحالاں شدم
ہر کسے از ظنِّ خود شد یارِ من
واز درونِ من نجست اسرارِ من

اگرچہ خدا نے کسی چیز میں میرے ساتھ کمی نہیں رکھی اور اس درجہ تک ہر ایک نعمت اور راحت مجھے عطا کی کہ میرے دل اور زبان کو یہ طاقت ہرگز نہیں کہ میں اس کا شکر ادا کر سکوں تاہم میری فطرت کو اس نے ایسا بنایا ہے کہ میں دنیا کی فانی چیزوں سے ہمیشہ دل برداشتہ رہا ہوں۔ اور اس زمانہ میں بھی جبکہ میں اس دنیا میں ایک نیا مسافر تھا اور میرے بالغ ہونے کے ایام ابھی تھوڑے تھے میں اس تپش محبت سے خالی نہیں تھا جو خدائے عزوجل سے ہونی چاہئے اور اسی تپش محبت کی وجہ سے میں ہرگز کسی ایسے مذہب پر راضی نہیں ہوا جس کے عقائد خدا تعالیٰ کی عظمت اور وحدانیت کے برخلاف تھے یا کسی قسم کی توہین کو مستلزم تھے۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائی مذہب مجھے پسند نہ آیا کیونکہ اس کے ہر قدم میں خدائے عزوجل کی توہین ہے...... ہاں یہ مبارک مذہب جس کا نام اسلام ہے وہی ایک مذہب ہے جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتا ہے اور وہی ایک مذہب ہے جو انسانی فطرت کے پاک تقاضاؤں کو پورا کرنے والا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ ہر ایک بات میں کمال کو چاہتا ہے پس چونکہ انسان خدا تعالیٰ کے تعبدی ابدی کیلئے پیدا کیا گیا ہے اس لئے وہ اس بات پر راضی نہیں ہو سکتا کہ وہ خدا جس کی شناخت میں اس کی نجات ہے اسی کی شناخت کے بارے میں صرف چند بیہودہ قصوں پر حصر رکھے اور وہ اندھا رہنا نہیں چاہتا بلکہ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کاملہ کے متعلق پورا علم پاوے گویا اس کو دیکھ لے۔ سو یہ خواہش اس کی محض اسلام کے ذریعہ سے پوری ہو سکتی ہے۔ اگرچہ بعض کی یہ خواہش نفسانی جذبات کے نیچے چھپ گئی ہے اور جو لوگ دنیا کی لذات کو چاہتے ہیں اور دنیا سے محبت کرتے ہیں وہ بوجہ سخت محجوب ہونے کے نہ خدا کی کچھ پروا رکھتے ہیں اور نہ خدا تعالیٰ کے وصال کے طالب ہیں۔ کیونکہ دنیا کے بت کے آگے وہ سرنگوں ہیں لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ جو شخص دنیا کے بت سے رہائی پائے اور دائمی اور سچی لذت کا طالب ہو وہ صرف قصوں والے مذہب پر خوش نہیں ہو سکتا اور نہ اس سے کچھ تسلی پا سکتا ہے۔ ایسا شخص محض اسلام میں اپنی تسلی پائیگا اسلام کا خدا کسی پر اپنے فیض کا دروازہ بند نہیں کرتا بلکہ اپنے دونوں ہاتھوں سے بلا رہا ہے کہ میری طرف آؤ اور جو لوگ پورے زور سے اس کی طرف دوڑتے ہیں ان کے لئے دروازہ کھولا جاتا ہے۔

سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا سو میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا۔ اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔ اور میں اس جگہ یہ بھی بتلاتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے کہ سچی اور کامل پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب باتوں سے پہلے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ سو یاد رہے کہ وہ قلب سلیم ہے یعنی دل سے دنیا کی محبت نکل جاتی ہے اور دل ایک ابدی اور لازوال لذت کا طالب ہو جاتا ہے۔ پھر بعد اس کے ایک مصفّٰی اور کامل محبت الٰہی بباعث اس قلب سلیم کے حاصل ہوتی ہے اور یہ سب نعمتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ یعنی ان کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے بلکہ یکطرفہ محبت کا دعویٰ بالکل جھوٹ اور لاف گزاف ہے۔ جب انسان سچے طور پر خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے تو خدا بھی اس سے محبت کرتا ہے تب زمین پر اس کیلئے ایک قبولیت پھیلائی جاتی ہے اور ہزاروں انسانوں کے دلوں میں ایک سچی محبت اس کی ڈال دی جاتی ہے۔ اور ایک قوت جذب اس کو عنایت ہوتی ہے۔ اور ایک نور اس کو دیا جاتا ہے جو ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتا ہے جب ایک انسان سچے دل سے خدا سے محبت کرتا ہے اور تمام دنیا پر اسکو اختیار کر لیتا ہے اور غیر اللہ کی عظمت اور وجاہت اس کے دل میں باقی نہیں رہتی بلکہ سب کو ایک مرے ہوئے کیڑے سے بھی بدتر سمجھتا ہے تب خدا جو اس کے دل کو دیکھتا ہے ایک بھاری تجلی کے ساتھ اس پر نازل ہوتا ہے اور جس طرح ایک صاف آئینہ میں جو آفتاب کے مقابل پر رکھا گیا ہے آفتاب کا عکس ایسے طور پر پڑتا ہے کہ مجاز اور استعارہ کے رنگ میں کہہ سکتے ہیں کہ وہی آفتاب جو آسمان پر ہے اس آئینہ میں بھی موجود ہے ایسا ہی خدا ایسے دل پر اترتا ہے اور اس کے دل کو اپنا عرش بنا لیتا ہے۔ یہی وہ امر ہے جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۹ تا ۶۵)

111واں جلسہ سالانہ قادیان 2002ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 111ویں جلسہ سالانہ قادیان 2002 کے انعقاد کے لئے مورخہ 26-27 اور 28 بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ اور 14ویں مجلس مشاورت بھارت کے لئے 29 دسمبر بروز اتوار کی تاریخوں کی منظوری از راہ شفقت فرمادی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور جلسہ سالانہ قادیان و مجلس مشاورت بھارت 2002 کی ہر لحاظ سے کامیابی کے لئے دعاؤں کے ساتھ ساتھ...... زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ......(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان۔

اب کس کو کافر کہو گے؟

حال ہی میں ممبئی ہائی کورٹ نے ایک مسلم ٹیچر کو جس نے اپنی ساتھی غیر مسلم ٹیچر کو ’’کافر‘‘ کہہ دیا تھا اپنے ساتھیوں کو کافر کہنے پر ان سے غیر مشروط معافی مانگنے کا حکم دیا۔

واقعہ کی تفصیل جو ہم قبل ازیں اخبار بدر میں شائع کر چکے ہیں اس طرح ہے کہ:-

’’تسنیم کی ساتھی ٹیچر نے دیوالی کے موقعہ پر اسے دیوالی مبارک کہا تھا جس کے جواب میں اس نے ان سے یہ کہہ دیا تھا کہ وہ ’’کافر‘‘ نہیں ہے۔ اس واقعہ کی انتظامیہ سے شکایت کی گئی اور تسنیم کو نکال دیا گیا۔ تسنیم کے عدالت سے رجوع کرنے پر جج راجن کوچہ نے تسنیم عمیر کی عرضی کی سماعت کرتے ہوئے کہا کہ عرضی گزار کو بحیثیت ٹیچر اکثریت کو کافر کہنے کے ارادہ سے ایسے الفاظ استعمال کرنے کا حق نہیں اور ممکن ہے کہ انتظامیہ نے اسے نہ نکالا ہوتا تو وہ لفظ ’’جہاد‘‘ کا استعمال بھی کرنے لگتی جبکہ ہندوستان جیسے سیکولر ملک میں ’کافر‘ اور ’جہاد‘ جیسے لفظ کیلئے کوئی گنجائش نہیں ہے‘‘

اس خبر کو پڑھ کر ہمیں یاد آیا کہ چند سال قبل جمیعۃ العلماء نے حکومت ہند سے درخواست کی تھی کہ جماعت احمدیہ کو ’’کافر‘‘ قرار دے دیا جائے۔ چنانچہ 14 جون 1997 کو انہوں نے ایک کانفرنس کر کے حکومت کے سامنے یہ قرارداد رکھی تھی کہ کانفرنس پوری سنجیدگی کے ساتھ حکومت ہند سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ قادیانیوں کو مسلم فرقہ سے الگ کر کے غیر مسلم قرار دے۔

ایک طرف تو یہ حالت تھی کہ ایک مسلمان فرقہ دوسرے مسلمان فرقہ کو کافر قرار دینے کیلئے حکومت سے درخواست کر رہا تھا۔ اور اگر بفرض محال حکومت ہند دیوبندیوں کی اس قرارداد کو منظور کر لیتی تو اور کئی فرقے دیوبندیوں کے پیچھے لائن میں کھڑے تھے جو پھر حکومت سے درخواست کرتے کہ حکومت دیوبندیوں کو بھی کافر قرار دے۔ خیر ایسا نہ ہونا تھا نہ ہوا۔ کیونکہ ہندوستان کا سیکولر آئین کسی بھی حکومت کو ان بکھیڑوں میں پڑنے کی اجازت نہیں دیتا۔

لیکن حیرت یہ ہے کہ چند سال بعد ایسا پانسہ پلٹا کہ اب تو غیر مسلم بھی اس بات کو برداشت نہیں کرتے کہ ان کو کافر کہا جائے۔ اس سے پہلے بہت آرام سے مسلم علماء اپنی کتب میں غیر مسلموں کو کافر وغیرہ الفاظ سے یاد کر لیتے تھے لیکن اس لفظ سے غیر مسلموں کو بھی اب اتنی الرجی ہے کہ وہ خود کو کافر کہلوانا پسند نہیں کرتے۔ چنانچہ عدالت عالیہ کا مذکورہ فیصلہ اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ عدالت نے غیر مسلم ساتھیوں کو کافر کہنے والے کو غیر مشروط معافی مانگنے کی تنبیہہ کی ہے اور کہا ہے کہ ہندوستان جیسے سیکولر ملک میں اس کی ہرگز اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اس فیصلہ کے بعد اب وہ دیوبندی علماء کہاں جائیں گے جو اپنے ہی مسلمان بریلویوں اور شیعہ بھائیوں کو کافر کہتے ہیں اور وہ بریلوی علماء کہاں جائیں گے جو اپنے ہی مسلمان دیوبندی اور شیعہ بھائیوں کو کافر، مرتد اور واجب القتل کہتے ہیں۔ مسلمان تو درکنار اب تو ان کیلئے غیر مسلموں کو بھی کافر کہنے کی گنجائش نہیں رہ گئی۔ ایک غیر مسلم جج کے اس فیصلہ کے بعد ان مسلمان مولویوں اور مفتیوں کو چلّو بھر پانی میں ڈوب کر مر جانا چاہئے جو دن رات اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے متعلق کفر کے فتوے اچھالتے رہتے ہیں۔

عجیب خدا کی شان ہے کہ خدا کے مامور کو ٹھکرانے اور اس کا انکار کرنے کے بعد اللہ نے کفار کو ہی ان پر مسلط کر دیا ہے جو انہیں ’’اسلامی جہاد‘‘ اور ’’فتاویٰ کفر‘‘ سے بزور روک رہے ہیں۔ اور پاکستان اور افغانستان جیسی ’’اسلامی‘‘ حکومتیں جو پہلے احمدیوں کو انگریزوں کا پٹھو کہتی تھیں اب امریکہ و برطانیہ کی حکومتوں کے سامنے تھر تھر کانپ رہی ہیں۔ اور پاکستانی ملاں جو پہلے جہاد کے بڑے شوقین تھے اپنے ہزاروں پیروکاروں کو میدان جہاد میں دھکیل کر خود اپنے گھروں میں دبکے بیٹھے ہیں۔

گزشتہ دنوں رڑکی کی انجینئرنگ یونیورسٹی میں ایک دوست کے گھر یہ گفتگو چل رہی تھی کہ غیر مسلم اس بات پر سخت احتجاج کر رہے ہیں کہ انہیں کافر نہ کہا جائے۔ کیونکہ کافر کو وہ لوگ اپنے لئے نہ صرف برا بلکہ گالی سمجھتے ہیں۔ اس سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ لفظ کفر کو مسلم ملاؤں نے اتنا گھناؤنا لفظ بنا دیا ہے کہ اب اس سے غیر مسلم بھی نفرت کرنے لگے ہیں۔ کجا یہ کہ مسلمان فرقے ایک دوسرے کو کافر کہتے تھے۔

جہاں تک لفظ کافر کا تعلق ہے تو یہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کا روٹ ’کفر‘ ہے اور کفر کے معنی ہیں انکار کرنا۔ اور کافر چونکہ اسم فاعل ہے تو اس کے معنی ہوئے انکار کرنے والا۔ اب چونکہ غیر مسلم حضرات اسلامی تعلیم کا، قرآن مجید کا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کرتے ہیں تو اردو میں کہا جائے گا کہ وہ انکار کرنے والے ہیں۔ انگلش میں Disbeliever کہیں گے اور عربی میں کافر کہا جائیگا۔ اس طرح جو شخص بھی کسی کی بات کا انکار کرے گا کسی عقیدہ سے اختلاف کرے گا اس کو اس عقیدہ کا کافر کہیں گے۔ چونکہ مسلمان بھی ہندوؤں کی مورتی پوجا کا انکار کرتے ہیں تو اس اعتبار سے کہا جائے گا کہ مسلمان مورتی پوجا کے کافر ہیں۔

کفر کی یہ اصطلاح صرف غیر مسلموں تک محدود نہیں ہے بلکہ جو لوگ مسلمان ہیں اور اسلام کے صحیح اصولوں پر نہیں چلتے ان کے متعلق بھی کفر کا لفظ استعمال کیا گیا ہے مثال کے طور پر اگر کوئی مسلمان جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے تو حدیث میں لکھا ہے کہ ایسا مسلمان کافر ہو جاتا ہے۔ گویا ایک اعتبار سے مسلمان بھی نماز کا انکار کر کے کافر ہو گیا اور پھر قرآن مجید کا فرمان ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتا ہے وہ بھی کافر ہے۔ کفران نعمت کا محاورہ تو ہم اردو میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

اصل حقیقت تو کفر کی صرف اس حد تک ہے۔ لیکن ملاؤں نے اس پر حاشیے چڑھا چڑھا کر اس کو اس قدر قابل نفرت بنا دیا ہے کہ غیر مسلم بلاوجہ اس سے نفرت کرنے لگے ہیں کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ ملاؤں کے کفر کے فتوے صرف کفر تک ہی محدود نہیں بلکہ وہ آگے چلتے چلتے قتل تک بھی پہنچ جاتے ہیں۔ لہذا نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ غیر مسلموں کو بھی اس سے نفرت اور چڑ ہو گئی۔ ورنہ عاشق بھی نہ صرف اپنے محبوب کو بلکہ خود کو بھی پیار سے کافر کہتے ہیں اور ناز و ادا سے فخریہ بیان کرتے ہیں۔ چلتے چلتے جگر مرادآبادی کا شعر سنتے چلئے۔

ہائے یہ کافر دل کی کافر جنوں انگیزیاں
تم کو پیار آئے نہ آئے مجھ کو پیار آ ہی گیا

(منیر احمد خادم)

آپ کے خطوط...... آپ کی رائے

ہندوستان میں اردو کی ترقی کے لئے میری چند گزارشات ہیں براہ کرم اس پر توجہ فرمائیں۔

۱)...... ہر ریاست کے علاقائی سرکاری زبانوں کے میڈیم اسکولوں میں اول تا دسویں تک اردو بطور ایک مضمون قائم پڑھا جائے۔ اس سے اردو وسیع سے وسیع تر ہو جائیگی۔ اور غیر اردو دان کو بھی اردو سے خود بخود محبت و انسیت پیدا ہو جائیگی

۲)...... انٹرمیڈیٹ، پری یونیورسٹی کورس، گیارہویں، بارہویں جماعتوں میں بھی ایک اردو مضمون پڑھایا جائے۔

۳)...... کالج ڈگری کی جماعتوں بی اے، بی کام، بی ایس سی میں بطور ایک مضمون اردو پڑھایا جائے۔

۴)...... ان تدریسی مدارس و کالجوں میں اردو مضمون پڑھنے والوں کے لئے سال میں دو بار مشاعرہ، و اردو جلسہ افسانہ نگاری، کہانی، سوانح حیات، کارنامے منعقد کیا جائیں۔

۵)...... اردو میں جو بھی زیادہ تقریر تحریر، امتحان میں نمبرات جیتے ہیں انہیں مقامی انجمنیں و ادارے، اردو اکاڈمیاں، انعامات سے نوازیں۔

۶)...... ہندوستان کا ہر اردو دان گھرانہ و مسلم گھرانہ اردو کا ایک ماہنامہ ایک پندرہ روزہ ایک ہفتہ روزہ ایک روزنامہ اخبار پابندی سے خریدیں۔ جس طرح ہم نے اپنے آپ کو پابند کر لیا ہے کہ روزانہ ایک یا آدھا لیٹر دودھ کا پاکٹ خریدتے ہیں اسی طرح اردو کے لئے بھی ہر روز صرف چار روپیہ خرچ کریں۔

۷)...... ہر ضلع و تعلقہ میں اردو ہال تعمیر کریں۔ یہ کام سیاسی لیڈر اور مالدار طبقہ عطیہ جات دے کر ہال کی تعمیر کرائیں اور نام اس طرح رکھیں ’’آزاد ہال‘ ’اقبال ہال‘ فراق ہال‘ چکبست ہال‘ غالب ہال‘ میر ہال‘ ساحر ہال‘ بابائے اردو ہال‘ سرسید ہال‘ شبلی ہال‘ نظیر ہال‘ میر ہال‘ امجد ہال‘ شکیل ہال‘ پریم چند ہال‘ گیتا رضا ہال، وغیرہ اردو کی خدمت کرنے والوں کے ناموں سے موسوم کریں تاکہ آنے والی نسلیں ان کے ناموں کو یاد رکھیں۔

۸)...... یہ ہال بلحاظ مذہب و ملت شادی، رسم، تقریبات، کانفرنس، سمپوزیم، مشاعرے اور نمائش وغیرہ کے لئے کرایہ پر دیا جائے۔

۹)...... ہال کے کرائے سے اردو کی خدمت انجام دینے والوں کو انعام دیا جائے۔ اپنے اپنے مقامات کے محلوں میں لائبریریوں کا قیام عمل میں لانے پر تعاون دیں۔ اردو جماعتوں کا انتظام کریں، اردو ناخواندہ افراد کے لئے انتظام کریں انہیں اردو کتابیں سلیٹ مفت فراہم کریں۔

۱۰)...... ہر ریاست میں اردو اکادمی کو اردو کے لئے معتبر ادارہ مانا جائے۔ حکومت سے و اردو دان و سیاسی لیڈروں سے عطیہ لیا جائے۔

۱۱)...... ہر محلہ میں لائبریری قائم کی جائے ان میں پچاس فیصد مقامی افراد اور پچاس فیصد اردو اکادمی اخبارات و رسائل خرید کر دے۔ (محمد سمیع اللہ خان باز صدر اردو ملاپ سوسائٹی شموگہ کرناٹک)

سوونیر خدام الاحمدیہ بھارت

امسال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اپنے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ایک سوونیر شائع کر رہی ہے۔ انشاء اللہ۔ جملہ قائدین علاقائی و قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اپنی اور اپنی مجلس عاملہ کی ایک تصویر نیز اپنی مجلس کی گزشتہ سالوں کی کارگزاریوں کی اہم تصاویر و مساعی پر مختصر رپورٹ تیار کر کے ۱۵ر جون ۲۰۰۲ تک دفتر خدام الاحمدیہ بھارت کو بھجوا دیں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

خطبہ جمعہ

عالم ربّانی سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور اس کی زبان بیہودہ نہ چلے۔

سچا علم قرآن کریم سے ملتا ہے۔ قرآن کریم عزیز و حکیم کی کتاب ہے۔

ہر قول و فعل میں مومن کو لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عزت کا خیال کرے کیونکہ وہ العزیز ہے

(اللہ تعالیٰ کی صفت العزیز کے متعلق آیات قرآنی ، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے حوالہ سے مختلف امور کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۲۲ / مارچ ۲۰۰۲ء بمطابق ۲۲ / امان ۱۳۸۱ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – ملك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

صفت عزیز پر جو خطبات کا سلسلہ جاری ہے آج بھی اور غالباً اگلا جمعہ بھی اسی صفت پر ہوگا۔

﴿وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ . اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا . اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ﴾(سورۃ فاطر:۲۹)

اور اسی طرح لوگوں میں نیز زمین پر چلنے پھرنے والے جانداروں میں اور چوپایوں میں سے ایسے ہیں کہ ہر ایک کے رنگ جدا جدا ہیں۔ یقیناً اللہ کے بندوں میں سے اُس سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

حضرت مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ ترین شخص پر ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی: ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ......﴾۔ پھر فرمایا: جو لوگ دوسروں کو خیر کی تعلیم دیتے ہیں ان پر خدا تعالیٰ، اُس کے فرشتے اور آسمانوں اور زمینوں کے رہنے والے اور سمندر کی مچھلیاں درود بھیجتے ہیں اور اُن کے لئے دعا کرتے ہیں۔(سنن الدارمی۔ کتاب المقدمۃ)

اب یہ جو محاورہ ہے سمندر کی مچھلیاں درود بھیجتی ہیں۔ یہ محاورہ ہے۔ مراد یہ ہے کہ ہر چیز ان پر درود بھیج رہی ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ واقعۃً سمندر کی مچھلیاں تیرتی پھرتی ان پر درود بھیج رہی ہوتی ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ......﴾ کہ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے در حقیقت وہی عالم ہے۔(سنن الدارمی۔ کتاب المقدمہ)

یعنی اس میں خوف کو پہلے رکھا ہے اور علم کو بعد میں لیا ہے۔ یعنی سچا عالم تو وہی ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ جو اللہ سے ڈرتا نہیں وہ کوئی عالم نہیں ہے۔

حضرت قیس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بن کثیر بیان کرتے ہیں کہ مدینہ سے ایک شخص حضرت ابو درداءؓ کے پاس دمشق میں آیا تو ابو درداءؓ نے اُس سے پوچھا: اے میرے بھائی! کونسی بات تجھے یہاں لائی ہے؟۔ اُس نے کہا: مَیں ایک حدیث کے لئے یہاں آیا ہوں جس کے بارہ میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپؓ اُسے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ ابو درداءؓ نے کہا: تم اپنے کسی کام سے تو نہیں آئے؟۔ اُس نے جواب دیا: نہیں۔ ابو درداءؓ نے پھر پوچھا: کیا تم تجارت کی غرض سے تو نہیں آئے۔ اُس نے کہا: نہیں، بلکہ مَیں صرف اور صرف اُس حدیث کے حصول کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ اس پر ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص طلبِ علم کی خاطر کسی راستے پر نکلتا ہے تو خدا تعالیٰ اُسے جنت کی طرف جانے والے کسی راستے پر ڈال دے گا اور فرشتے طالبعلم کے کام پر خوش ہو کر اپنے پر اُس کے آگے بچھاتے ہیں اور عالم کے لئے تو جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، سب استغفار کرتے ہیں"۔ اب یہاں بھی پَر سے مراد یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ فرشتوں کے باقاعدہ پَر ہوتے ہیں جس سے وہ اڑتے ہیں۔ پَر سے مراد فرشتوں کی صفات ہیں۔ وہ اپنی صفات ان کے سامنے بچھاتے ہیں۔ "سب استغفار کرتے ہیں یہاں تک کہ پانی کی مچھلیاں بھی اُس کے لئے استغفار کرتی ہیں۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے چاند کی فضیلت سب ستاروں پر اور علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔ انبیاء کا ورثہ دینار یا درھم نہیں ہوتا بلکہ ان کا ورثہ تو علم ہوتا ہے۔ پس جو شخص اسے حاصل کرتا ہے وہ بہت بڑا حصہ حاصل کرتا ہے۔

(ترمذی۔ کتاب العلم)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اللہ جلّشانہٗ سے وہ لوگ ڈرتے ہیں جو اُس کی عظمت اور قدرت اور احسان اور حسن اور جمال پر علم رکھتے ہیں۔ خشیت اور اسلام در حقیقت اپنے مفہوم کے رُو سے ایک ہی چیز ہے کیونکہ کمال خشیت کا مفہوم اسلام کے مفہوم کو مستلزم ہے۔ پس اِس آیتِ کریمہ کے معنوں کا مآل اور ماحصل یہی ہوا کہ اسلام کے حصول کا وسیلہ کاملہ یہی علم عظمت ذات و صفاتِ باری ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام۔ صفحہ ۱۸۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"عالم ربانی سے یہ مراد نہیں ہوا کرتی کہ وہ صَرف و نحو یا منطق میں بے مثل ہو بلکہ عالم ربانی سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور اُس کی زبان بیہودہ نہ چلے۔ مگر موجودہ زمانہ اِس قسم کا آگیا ہے کہ مُردہ شُو تک بھی اپنے آپ کو علماء کہتے ہیں اور اِس لفظ کو ذات میں داخل کر لیا ہے۔ اِس طرح پر اِس لفظ کی بڑی تحقیر ہوئی ہے اور خدا تعالیٰ کے منشاء اور مقصد کے خلاف اس کا مفہوم لیا گیا ہے ورنہ قرآن شریف میں تو علماء کی یہ صفت بیان کی گئی ہے ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے اللہ تعالیٰ کے وہ بندے ہیں جو علماء ہیں۔ اب یہ دیکھنا ضروری ہوگا کہ جن لوگوں میں یہ صفات خوف و خشیت اور تقویٰ اللہ کی نہ پائی جائیں وہ ہرگز ہرگز اس خطاب سے پکارے جانے کے قابل نہیں ہیں۔

اصل میں علماء عالم کی جمع ہے اور علم اس چیز کو کہتے ہیں جو یقینی اور قطعی ہو اور سچا علم قرآن کریم سے ملتا ہے یہ نہ یونانیوں کے فلسفہ سے ملتا ہے نہ حال کے انگلستانی فلسفہ سے بلکہ یہ سچے ایمانی فلسفہ سے حاصل ہوتا ہے۔ مومن کا کمال اور معراج یہی ہے کہ وہ علماء کے درجہ پر پہنچے اور وہ حق الیقین کا مقام اسے حاصل ہو جو علم کا انتہائی درجہ ہے لیکن جو شخص علوم حقہ سے بہرہ ور نہیں ہیں اور معرفت اور بصیرت کی راہیں اُن پر کھلی ہوئی نہیں ہیں وہ خود عالم کہلائیں مگر علم کی خوبیوں اور صفات سے بالکل بے بہرہ ہیں اور وہ روشنی اور نور جو حقیقی علم سے ملتا ہے اُن میں پایا نہیں جاتا بلکہ ایسے

لوگ سراسر خسارہ اور نقصان میں ہیں۔ یہ اپنی آخرت دُخان اور تاریکی سے بھر لیتے ہیں ...... جن لوگوں کو سچی معرفت اور بصیرت دی جاتی ہے اور وہ علم جس کا نتیجہ خشیت اللہ ہے عطا کیا جاتا ہے۔ وہ وہ لوگ ہیں جن کو حدیث میں انبیاء بنی اسرائیل سے تشبیہ دی گئی ہے۔"

(الحکم۔ جلد ۹ نمبر ۱۰۔ بتاریخ ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء۔ صفحہ ۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو لغزش ہمیشہ نادان کو آتی ہے۔ شیطان کو جو لغزش آئی وہ علم کی وجہ سے نہیں بلکہ نادانی سے آئی۔ اگر وہ علم میں کمال رکھتا تو لغزش نہ آتی۔ قرآن شریف میں علم کی مذمت نہیں بلکہ ﴿اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ اور 'نیم ملاں خطرہ ایمان' مشہور مثل ہے۔ پس میرے مخالفوں کو علم نے ہلاک نہیں کیا بلکہ جہالت نے۔"

(الحکم۔ جلد ۶۔ نمبر ۲۵۔ بتاریخ ۱۷/ جولائی ۱۹۰۲ء۔ صفحہ ۲)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"علماء کے لفظ سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئے۔ عالم وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا یعنی بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اس کے بندوں میں سے وہی عالم ہیں۔ ان میں عبودیت تامّہ اور خشیت اللہ اس حد تک پیدا ہوتی ہے کہ وہ خود اللہ تعالیٰ سے ایک علم اور معرفت سیکھتے ہیں اور اس سے فیض پاتے ہیں اور یہ مقام اور درجہ آنحضرت ﷺ کی کامل اتباع اور آپؐ کی پوری محبت سے ملتا ہے یہاں تک کہ انسان بالکل آپؐ کے رنگ میں رنگین ہو جاوے۔"(الحکم۔ جلد ۹۔ نمبر ۳۹۔ بتاریخ ۱۰/ نومبر ۱۹۰۵ء۔ صفحہ ۳)

اب سورۃ صٓ کی آیات ۱۰ تا ۱۲: ﴿اَمْ عِنْدَھُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ. اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ. جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ﴾ (سورۃ صٓ: ۱۰ تا ۱۲)

کیا ان کے پاس تیرے کامل غلبہ والے (اور) بہت عطا کرنے والے ربّ کی رحمت کے خزانے ہیں؟ یا کیا انہیں آسمانوں اور زمین کی اور جو اُن دونوں کے درمیان ہے بادشاہی نصیب ہے؟ پس وہ سب تدبیریں کر گزریں۔ (یہ بھی) اَحزاب میں سے ایک لشکر (ہے) جو وہاں شکست دیا جانے والا ہے۔

یہ سورۃ الاحزاب سے پہلے کی آیات ہیں اور مراد یہی ہے کہ پہلے سے خدا تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری تھی کہ احزاب میں شامل ہونے والے ہلاک ہونگے اور شکست کھا جائیں گے۔

حضرت اَیْفَع بن عَبد الکلَاعِی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قرآن کریم کی سب سے عظیم سورت کونسی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد۔ اس شخص نے پھر سوال کیا کہ قرآن کریم کی سب سے عظیم آیت کونسی ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا: آیت الکرسی۔ اُس شخص نے پھر پوچھا: اے خدا کے نبی! وہ کونسی آیت ہے جسے آپ چاہتے ہیں کہ وہ آپؐ کے اور آپ کی امّت کے حق میں قبول ہو جائے۔ آپؐ نے فرمایا: سورۃ البقرۃ کا آخری حصہ۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی رحمت کے خزانوں میں سے ہے اور خدا تعالیٰ نے اپنے عرش کے نیچے سے اس امت کو عطا کیا ہے۔ اور دنیا و آخرت کی کوئی خیر نہیں جو اس میں شامل ہونے سے رہ گئی ہو۔

(سنن الدارمی۔ کتاب فضائل القرآن)

اب یہاں بھی محاورات ہیں۔ عرش کے نیچے سے عطا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کے تابع یہ چیزیں انسان کو عطا کی ہیں۔ اور تین سورتیں الگ الگ بیان کی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص مخاطب تھا اس کو مدنظر رکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے تقدیم و تاخیر فرمائی ہے۔ جو مخاطب تھا اس کو سب سے زیادہ ضرورت تھی ﴿قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ﴾ کی۔ پھر پہلے آپ نے ﴿قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ﴾ بیان کی۔ اس کے بعد کچھ تدریجاً دوسری چیزیں بیان فرمائی ہیں۔

علامہ فخر الدین رازی ﴿اَمْ عِنْدَھُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ﴾ (ص: ۱۰) کے تحت فرماتے ہیں کہ۔ عزیز کی صفت بیان کر کے یہ واضح کیا گیا ہے کہ نبوت کا منصب ایک عظیم منصب اور ایک بلند مقام ہے اور اس کو عطا کرنے پر قادر ہستی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ عزیز ہو۔ یعنی کامل قدرت رکھنے والی ہستی ہو اور وھّاب ہو یعنی بہت زیادہ سخاوت کرنے والی ہو اور اس مقام پر فائز صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی کامل القدرت اور کامل الجود ہے۔

(تفسیر کبیر امام رازیؒ زیر آیت ھذا)

کامل الجود سے مراد ہے سخاوت میں کامل۔

﴿رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ﴾ (سورۃ صٓ: ۶۷)۔ آسمانوں اور زمین کا ربّ اور اُس کا جو ان دونوں کے درمیان ہے۔ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ سب تعریف تیرے ہی لئے ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کا ربّ ہے۔ سب تعریف تیرے ہی لئے ہے، سب تعریف تیرے ہی لئے ہے، تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کو قائم رکھنے والا ہے۔ سب تعریف تیرے ہی لئے ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ تیری بات سچی ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تجھ سے ملاقات برحق ہے اور جنت برحق ہے اور جہنم برحق ہے اور قیامت برحق ہے۔ اے اللہ میں تیرے ہی لئے فرمانبرداری اختیار کرتا ہوں اور تجھ پر ہی ایمان لاتا ہوں اور تجھ پر ہی توکل کرتا ہوں اور تیری ہی طرف جھکتا ہوں، اور تیری ہی دی ہوئی طاقت سے لڑتا ہوں اور تجھ ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں۔ پس مجھے معاف فرما دے اس کے بارہ میں جو میں نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا اور جو میں نے چھپایا اور جو میں نے ظاہر کیا۔ تو ہی میرا معبود ہے اور تیرے سوا میرا کوئی معبود نہیں۔ (بخاری کتاب التوحید)

اس زمانے میں سب کو آسمان کا اور زمین کا ایک خیال، کھائی دیتا تھا مگر جو ان دونوں کے درمیان ہے اس کے متعلق کوئی علم نہیں تھا۔ یہ قرآن کریم کا ہی معجزہ ہے کہ اس نے آسمان اور زمین کے درمیان کے متعلق بیان فرمایا ہے کہ یہ جو خالی نظر آتا ہے یہ خالی نہیں۔ اس میں بہت سی طاقتیں پھر رہی ہیں۔ بہت سی شعاعیں ہیں، بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن کا تصور بھی انسان نہیں کر سکتا۔ پس قرآن کریم کی عظمت اور حکمت کا یہ عظیم بیان ہے۔

﴿تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ﴾

(سورۃ الزمر: ۲، سورۃ الجاثیہ: ۳ اور سورۃ الاحقاف: ۳)

اس کتاب کا اتارا جانا کامل غلبہ والے (اور) حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے۔

پھر ہے:- ﴿تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ﴾ (سورۃ المؤمن: ۳)۔ اس کتاب کا اتارا جانا اللہ، کامل غلبہ والے (اور) کامل علم والے کی طرف سے ہے۔

حضرت شَہر بن حَوشَب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دعائے مغفرت

مدرسہ احمدیہ قادیان کے فارغ التحصیل مکرم مولوی ایم۔ کے محمد بشیر صاحب ایک لمبے عرصہ کی بیماری کے بعد مورخہ ۲۴-۲۵ اپریل کی درمیانی شب وانیم بالم میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف نے ۱۹۵۶ء سے ۱۹۶۲ء تک مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی۔ لیکن مختلف وجوہات اور مسلسل بیماریوں کی وجہ سے بطور مبلغ کام نہ کر سکے۔ تاہم اپنی استطاعت کے مطابق جماعت کی خدمات بجالاتے رہے۔ موصوف کا دو دفعہ ہارٹ کا آپریشن ہوا اس کے بعد بھی مختلف عوارض سے دوچار رہے۔ بہت صبر اور حوصلہ کے ساتھ زندگی گزاری۔ مرحوم اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ تین لڑکیاں اور دو لڑکے چھوڑ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ (محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

اخبار بدر میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الوحید جیولرز

پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ:۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

کلام اللہ کی فضیلت مخلوق کے کلام پر ایسی ہی ہے جیسے خود خدا تعالیٰ کی فضیلت اُس کی مخلوق پر۔

(سنن الدارمی۔ کتاب فضائل القرآن)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگو! سنو۔ یقیناً فتنے برپا ہوں گے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ان سے نکلنے کا کیا طریق ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب۔ اس میں تم سے پہلے لوگوں کی بھی خبریں ہیں اور آئندہ ہونے والے واقعات کے بارہ میں پیشگوئیاں ہیں۔ اور اس میں تمہارے آپس کے معاملات کے فیصلوں کا بھی بیان ہے۔ اور وہ فیصلہ کن کلام ہے اور اس میں ہرگز کوئی جھول نہیں۔ اگر اس کو کوئی بھی جابر شخص ترک کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی کمر توڑ کے رکھ دے گا۔ اور جو اس کے سوا کسی اَور جگہ ہدایت چاہے گا تو خدا تعالیٰ اس کو گمراہ قرار دے دے گا۔ یہی کتاب خدا تعالیٰ کی مضبوط رسّی ہے اور یہی ذکر حکیم ہے اور یہی صراط مستقیم ہے اور یہی ہے جس سے نہ تو خواہشات میں کجی پیدا ہوتی ہے اور نہ ہی زبانیں شکوک و شبہات کی زَد میں آتی ہیں۔ علماء کا دل اس سے کبھی بھی نہیں بھرتا۔ نہ ہی اس کو بار بار پڑھنے سے اکتاہٹ ہوتی ہے۔ اس کے عجائب ختم ہونے میں نہیں آتے۔ یہی ہے کہ جس کو سنتے ہی جنوں نے کہا: ﴿اِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا یَّهْدِیْۤ اِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهٖ﴾۔ یعنی یقیناً ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو بھلائی کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ پس ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں۔

جس نے اس کتاب کو بنیاد بناتے ہوئے بات کی تو اُس نے سچ کہا اور جس نے اس پر عمل کیا وہ اجر پا گیا۔ جس نے اس کے ذریعہ فیصلہ کیا، اُس نے عدل سے کام لیا اور جس نے اس کی طرف بلایا تو اس نے صراط مستقیم کی طرف ہدایت دی۔ (ترمذی۔ کتاب فضائل القرآن)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"لوگ معززوں اور حکیموں کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ عزیز و حکیم کی کتاب ہے۔" (ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۱۷/ نومبر ۱۹۱۰ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ حقائق الفرقان میں بیان کرتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ کے سارے کلام حق و حکمت کے بھرے ہوئے ہوتے ہیں جس سے اس کی اور اس کے رسول اور عامۃ المومنین کی عزت و بڑائی کا اظہار ہوتا ہے۔ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ (المنٰفقون:۹)۔ مومنوں کو معزز کرتا ہے اور پھر ان سے بڑھ کر اپنے رسولوں کو عزت دیتا ہے۔ اور سچی محبت اور بڑائی حقیقی اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہے۔ غرض ہر قول و فعل میں مومن کو لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عزت کا خیال کرے کیونکہ وہ اَلْعَزِیْز ہے۔" (حقائق الفرقان۔ جلد ۴۔ صفحہ ۸۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں:-

"رسول اللہ ﷺ کی بعثت مکہ والوں میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور حمد کا ایک بیّن ثبوت ہے کیونکہ جس وقت آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے ...... اہل دنیا اس رشتہ سے جو انسان کو اپنے خالق کے ساتھ رکھنا ضروری ہے، بالکل بے خبر اور ناآشنا تھے۔ ہزاروں ہزار مشکلات اس رشتہ کے سمجھنے ہی میں پیدا ہو گئی تھیں۔ اُس کا قائم کرنا اور قائم رکھنا تو اَور بھی مشکل تر ہو گیا تھا۔ کتبِ الٰہیہ اور صُحفِ انبیاء علیہم السلام میں تاویلاتِ باطلہ نے اصل عقائد کی جگہ لے لی تھی۔ اور پھر ان کی خلاف ورزی مقدرت سے باہر تھی۔ دنیا پرستی بہت غالب ہوئی ہوئی تھی۔ ان کے بڑے بڑے سجادہ نشین احبار اور رُهبان کو اپنی گدیاں چھوڑنا محال نظر آتا تھا ...... یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل تھا جو آدم زاد پر ہوا۔ اور بالخصوص عربوں پر اُس رسول نے آکر کیا: ﴿یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ﴾۔ پہلا کام یہ کیا کہ ان پر خدا کی آیات پڑھ دیں۔ ﴿یَتْلُوا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ﴾ پھر نِرے پڑھ دینے سے تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے دوسرا کام یہ کیا ﴿وَ یُزَكِّیْهِمْ﴾ ان کو پاک صاف کیا۔

رسول اللہ ﷺ کی کس قدر عظیم شان اور بلند مرتبہ ہے۔ دوسرے کسی نبی کی بابت یہ نہیں کہا کہ ﴿یُزَكِّیْهِمْ﴾۔ رسول اللہ ﷺ کی ذاتی قوتِ قدسی اور قوت تاثیر کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ آپؐ نے عربوں اور دوسری قوموں پر کیا اثر ڈالا۔ عرب کی تاریخ سے جو لوگ واقف ہیں، وہ جانتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے آکر اُس کی کایا پلٹ دی۔ ان کے اخلاق، عادات اور ایمان میں ایسی تبدیلی کی جو دنیا کے کسی مصلح اور ریفارمر کی قوم میں نظر نہیں آتی۔ جو شخص اس ایک ہی امر پر غور کرے گا تو اُسے بغیر کسی چون وچرا کے ماننا پڑے گا کہ ہمارے سید و مولیٰ ﷺ اپنی قوت قدسی اور تاثیر قوی اور افاضۂ برکات میں سب نبیوں سے بڑھ کر اور افضل ہیں اور یہی ایک بات ہے جو قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ کی ضرورت دوسری تمام کتابوں اور نبیوں کے مقابلہ میں بدیہی ثبوت ہے۔"

(حقائق الفرقان۔ جلد ۴ صفحہ ۸۵ تا ۸۸)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عربی منظوم کلام میں قرآن کریم کے بارے میں جو خوبصورت اشعار بیان فرمائے ہیں اُن میں سے چند اشعار کا اردو ترجمہ مَیں اس وقت بیان کرتا ہوں۔ "اور قرآن نے اپنے نور سے مخلوق کو منور کر دیا ہے لیکن تم اندھے ہو۔ سو مَیں تمہیں کس طرح ~~بیان~~ دے سکتا ہوں۔ وہ ایک عزت والی کتاب ہے جو تمام فضیلتوں کی جامع ہے۔ معارف کے جام پلاتی ہے اور وافر پلاتی ہے۔ پس اس کا حسن و جمال کیا ہی عجیب ہے۔ مَیں تو اس کو موتی، کستوری اور عنبر ہی پاتا ہوں۔ وہ کتاب کریم ہے۔ اس کی آیات محکم ہیں اور اس کی زندگی دلوں کو زندہ اور روشن کرتی ہے۔ اور بے شک اللہ کی کتاب تو معارف کا سمندر ہے اور ہم اس میں ضرور ایسے چشمے پاتے ہیں جنہیں ہم شیریں پاتے ہیں"۔ (نور الحق۔ جلد اوّل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

"ہمارے نزدیک تو مومن وہی ہے جو قرآن شریف کی سچی پیروی کرے اور قرآن شریف کو ہی خاتم الکتب یقین کرے اور اُسی شریعت کو جو آنحضرت ﷺ دنیا میں لائے تھے اسی کو ہمیشہ تک رہنے والی مانے۔ اور اس میں ایک ذرّہ بھر اور ایک شوشہ بھی نہ بدلے۔ اور اس کی اتباع میں فنا ہو کر اپنا آپ کھو دے اور اپنے وجود کا ہر ذرّہ اس راہ میں لگائے۔ عملاً اور علماً اس کی شریعت کی مخالفت نہ کرے تب پکّا مسلمان ہوتا ہے"۔ (الحکم۔ ۲/ مئی ۱۹۰۸ء)

سورۃ الزمر کی آیت ٦: ﴿خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ . یُكَوِّرُ الَّیْلَ عَلَى النَّهَارِ وَیُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّیْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ. كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى. اَلَا هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ﴾۔ (سورۃ الزمر :٦)

اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔ وہ دن پر رات کا خول چڑھا دیتا ہے اور رات پر دن کا خول چڑھا دیتا ہے۔ اور اُسی نے سورج اور چاند کو مسخر کیا۔ ہر ایک اپنی مقررہ میعاد کی طرف متحرک ہے۔ خبردار وہی کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

علامہ فخر الدین رازیؒ سورۂ زُمر کی اس آیت کے تحت اللہ تعالیٰ کی صفات عزیز اور غفار کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ بڑے بڑے اجرام پیدا فرمائے، یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اگرچہ وہ عزیز یعنی عظیم قدرت کا مالک ہے مگر ساتھ ہی وہ غفار بھی ہے۔ یعنی وہ عظیم رحمت، فضل اور احسان والا ہے۔

صفت عزیز میں جب اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا کہ وہ بڑی قدرت والا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ خوف و ہیبت ہے اور اللہ تعالیٰ کا غفار ہونا یعنی کثرتِ رحمت کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اس کی رحمت کی امید کی جا سکے اور اس کی طرف رغبت رکھی جائے۔ (تفسیر کبیر امام رازیؒ۔ سورۃ الزمر آیت ٦)

سورۃ المومن کی آیت ۹: ﴿رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ

"جب تک نور الٰہی بصارت عطا نہ کرے اس وقت تک انسان اپنے نقص بھی دیکھ نہیں سکتا اور جب تک وہ نقص دور نہ ہوں نور الٰہی عطا نہیں ہو سکتا"۔

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

شریف جیولرز

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

﴿اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ. اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾(سورة المومن:۹)

اور اے ہمارے رب! انہیں اُن دائمی جنتوں میں داخل کردے جن کا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے اور انہیں بھی جو اُن کے باپ دادا اور ان کے ساتھیوں اور ان کی اولاد میں سے نیکی اختیار کرنے والے ہیں۔ یقیناً تو ہی کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

حضرت رِفاعه الجُهنیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلے تو آپؐ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے! جو بندہ ایمان لائے پھر سچائی کے ساتھ اس کے مطابق عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور مجھے امید ہے کہ (دوسرے) مومنوں کے جنت میں داخل ہونے سے پہلے تم اور تمہاری اولادوں میں سے صالح لوگ جنت میں اپنے گھر بسا چکے ہوں گے۔ اور میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔ (سنن ابن ماجه. كتاب الزهد)

اب ستر ہزار بھی ایک کثرت کے اظہار کے لئے ہے۔ ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی امت میں سے اب تک کتنے بے شمار صلحاء ہیں کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ ستر ہزار سے زیادہ بلکہ شاید سات لاکھ سے بھی بڑھ کر ہونگے جن کو اللہ تعالیٰ بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: اے ام عبد کے بیٹے! مانگ، تجھے دیا جائے گا۔ اس پر حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما دوڑتے ہوئے آئے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ابو بکرؓ نے جب بھی کسی بات میں مجھ سے سبقت لے جانا چاہی تو وہ سبقت لے جاتے تھے۔ چنانچہ دونوں نے عبداللہؓ سے اُس کی دعا کے بارے میں پوچھا۔ تو عبداللہؓ نے جواب دیا کہ میری ایک دعا ہے جسے میں کبھی بھی ترک نہیں کرتا۔ (اور وہ دعا یہ ہے):

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ نَعِيْمًا لَا يَبِيْدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْفَدُ وَ مُرَافَقَةَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ اَعْلٰى الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ۔ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے ایسی نعمت مانگتا ہوں جو کبھی زائل نہ ہو اور آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک کا طلبگار ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور جنت کے اعلیٰ مقام یعنی ہمیشہ رہنے والی جنت میں نبی کریم ﷺ کی صحبت مانگتا ہوں۔ (مسند احمد بن حنبل. مسند المكثرين من الصحابه)

سورۃ المومن کی آیات ۴۲-۴۳: ﴿وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ. تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ. وَاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ﴾(سورة المومن:۴۲-۴۳)

اور اے میری قوم! مجھے کیا ہوا ہے کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں جبکہ تم مجھے آگ کی طرف بلا رہے ہو۔ تم مجھے بلا رہے ہو کہ میں اللہ کا انکار کر دوں اور اس کا شریک اُسے ٹھہراؤں جس کا مجھے کوئی علم نہیں۔ اور میں کامل غلبہ والے (اور) بے انتہا بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور کوئی بندہ (کسی دوسرے کو) معاف نہیں کرتا مگر خدا تعالیٰ اُسے عزت بخشتا ہے، اور کوئی بھی خدا تعالیٰ کے لئے عاجزی وانکساری اختیار نہیں کرتا مگر اللہ اُس کا مرتبہ بلند کر دیتا ہے۔

(مسلم. كتاب البر والصلة)

معاندِ احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

علامہ فخر الدین رازیؒ سورۃ المومن کی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے "العزیز" کے تحت تحریر فرماتے ہیں کہ العزیز میں اللہ تعالیٰ کے کامل القدرت ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ اور اس میں یہ تنبیہ بھی ہے کہ معبود وہی ہو سکتا ہے جو کامل القدرت ہو۔ اور جہاں تک فرعون کا تعلق ہے تو وہ تو انتہائی عاجز ہے، اس لئے وہ معبود کیسے ہو سکتا ہے۔ اور جہاں تک بتوں کا تعلق ہے تو یہ تو صرف تراشے ہوئے پتھر ہیں سوان کے اِلٰہ ہونے کی بات کو کس طرح درست کہا جا سکتا ہے۔

(تفسیر کبیر امام رازیؒ. سورة المومن. آیت ۴۳)

سورۃ الشوریٰ آیت ۴: ﴿كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾(سورة الشورى:۴)

اسی طرح کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا اللہ تیری طرف وحی کرتا ہے اور اُن کی طرف بھی کرتا رہا ہے جو تجھ سے پہلے تھے۔

﴿وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ﴾

(سورة الزخرف:۱۰)

اور تو اگر ان سے پوچھے کہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا؟ تو وہ ضرور کہیں گے کہ انہیں کامل غلبہ والے (اور) صاحب علم نے پیدا کیا ہے۔

اس سے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ سارے ہی کافر اور مشرک نہیں تھے۔ کچھ ان میں سے ایسے لوگ بھی تھے جو اللہ پر سچے دل سے ایمان لاتے تھے اور جب پوچھا جاتا تھا کہ کس نے پیدا کیا ہے تو بلا تردد یہ اعلان کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کامل غلبہ والا ہے۔

﴿وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾(سورة الجاثيه:۳۸)

اور اسی کی ہے ہر بڑائی آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی اور وہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کبریائی میرا اوڑھنا اور عزت میرا بچھونا ہے۔ پس جس نے بھی ان میں سے کسی ایک میں میرا شریک بننے کی کوشش کی تو میں اُسے آگ میں ڈال دوں گا۔

(مسند احمد بن حنبل. باقی مسند المكثرين)

سورۃ الفتح: ﴿وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا﴾(سورة الفتح:۸)۔ اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"اور اللہ سزا دے گا منافق مرد و عورت اور مشرک مرد و عورت کو جو اللہ کی نسبت بدظنی رکھتے ہیں۔ انہیں کے اوپر برائی کا پھیر ہے اور اللہ ان پر ناراض ہوا اور ان پر لعنت کی اور اُن کے لئے جہنم تیار کیا۔ اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے (یہ لوگ اپنی دولت، کثرت اور قوت پر فریفتہ نہ ہوں اور اپنے موجودہ وقت کو جس سے سزا ابھی غائب ہے، سردست آرام کا زمانہ تصور فرما کر مغرور نہ ہو جاویں۔ ان کو سزا دینا، ان کا استیصال کرنا اور عقل و فکر انسان سے باہر نا اندیشیدہ سامانوں کا ہلاکت کے بہم پہنچانا ہم پر کچھ دشوار نہیں ہے۔ اسباب ہمارے ہیں اور اسباب کے خالق ہم ہیں) اور آسمان و زمین کے لشکر اللہ کے قبضے میں ہیں اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ ہم نے تجھ کو (اے نبی) شاہد۔ مبشر۔ نذیر بھیجا ہے (اب ضرور ہے کہ تم لوگ) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اسے (رسول کو) قوت دو اور اس کی تعظیم کرو۔ اور صبح و شام اللہ کے نام کی تقدیس کرو۔" (تصدیق براهين احمديه. صفحه ۲۳۱)

آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند الہامات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

پہلا ہے: "وَبِعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى"۔

(انوار الاسلام، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲ ترجمہ از صفحہ ۳، تذکرہ صفحہ ۲۶۱ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

"مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ تو ہی غالب ہے (یہ عاجز کو خطاب ہے)"۔ یہ مسیح موعود علیہ السلام نے ترجمہ کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔

"وَلَا تَعْجَبُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ. وَبِعِزَّتِيْ وَ جَلَالِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى. وَنُمَزِّقُ الْاَعْدَآءَ كُلَّ مُمَزَّقٍ. وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ۔

اور تعجب مت کرو۔ اور غمناک مت ہو۔ اور تم ہی غالب ہو اگر تم ایمان پر ثابت قدم رہے۔ اور مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ غلبہ تجھی کو ہے۔ اور ہم دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے اور اُن کا مکر ہلاک ہو جائے گا۔" (تذکرہ۔ صفحہ ۲۸۰ و ۲۸۷)

پھر الہام ہے ۲۱/اگست ۱۸۹۷ء کا۔

۱۔ اِنِّیْ مَعَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْاَکْبَرِ۔ یعنی میں خدائے عزیز واکبر کے ساتھ ہوں۔

۲۔ اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْكَ۔ یعنی تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

(ذکر حبیب۔ صفحہ ۲۲۱، تذکرہ۔ صفحہ ۲۷۳۔ ایڈیشن ۱۹۶۹ء)

اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْكَ سے مراد ہے کہ میں تیرا ہوں اور تو میرا ہے۔

مورخہ ۲۰/نومبر ۱۸۹۸ء: "یہ رات جو پیر کو گزری ہے اس میں غالباً تین بجے کے قریب آپ کی نسبت مجھے الہام ہوا تھا اور وہ یہ ہے"۔ یہ نواب محمد علی خان صاحب کے نام ایک خط میں آپ نے تحریر کیا ہے۔ "فَبِاَیِّ عَزِیْزٍ بَعْدَہٗ تَعْلَمُوْنَ۔ یہ اللہ جل شانہ کا کلام ہے وہ آپ کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ اس حادثہ کے بعد اور کون سا بڑا حادثہ ہے جس سے تم عبرت پکڑو گے"۔

(مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بنام نواب محمد علی خان صاحب مورخہ ۲۲/نومبر ۱۸۹۸ء مندرجہ الحکم جلد ۷ نمبر ۳۶ مورخہ ۳۰/ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۵)

پھر ۱۴/ستمبر ۱۸۹۹ء کا یہ الہام ہے:-

"ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب لَكَ خِطَابُ الْعِزَّۃِ۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا۔"

اس الہام کے ضمن میں حضرت اقدس علیہ السلام اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:-

"مجھے امتیازی مرتبہ بخشنے کے لئے خدا نے میرا نام نبی رکھ دیا ہے اور مجھے یہ ایک عزت کا خطاب دیا گیا ہے۔" (مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ بتاریخ ۲۳/مئی ۱۹۰۸ء مندرجہ اخبار عام ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء۔ تذکرہ۔ صفحہ ۳۳۹۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"آج رات میں نے ۱۸/ستمبر ۱۸۹۹ء کو بروز دوشنبہ خواب میں دیکھا کہ بارش ہو رہی ہے۔ آہستہ آہستہ مینہ برس رہا ہے۔ میں نے شاید خواب میں یہ کہا کہ ہم تو ابھی دعا کرنے کو تھے کہ بارش ہو، سو ہو ہی گئی۔

میں نہیں جانتا کہ عنقریب بارش ہو جائے۔ یا ہمارے الہام ۱۴/ستمبر ۱۸۹۹ء "ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب لَكَ خِطَابُ الْعِزَّۃِ۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا۔" کے متعلق خدا کی رحمت اور فتح و نصرت کی بارش ہماری جماعت پر ہوگی۔ یا دونوں ہی ہو جائیں۔ ہماری خواب سچی ہے۔ اس کا ظہور ضرور ہوگا۔ دونوں میں سے ایک بات ضرور ہوگی۔ یعنی یا تو خدا تعالیٰ کی مخلوق کے لئے بارانِ رحمت کا دروازہ آسمان سے کھلے گا۔ یا غیر معمولی کوئی نشان رُوحانی فتح اور نصرت کا ظاہر ہوگا۔ مگر نشان ہوگا۔ نہ معمولی بات۔" (الحکم۔ جلد ۳۔ نمبر ۳۶۔ بتاریخ ۱۰/اکتوبر ۱۸۹۹ء)

پھر ۱۰/اکتوبر ۱۸۹۹ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر کرتے ہیں:-

"۱۰/اکتوبر ۱۸۹۹ء کو خواب میں مجھے یہ دکھایا گیا کہ ایک لڑکا ہے جس کا نام عزیز ہے اور اس کے باپ کے نام کے سر پر سلطان کا لفظ ہے۔ وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا اور میرے سامنے بٹھایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ ایک پتلا سا لڑکا گورے رنگ کا ہے۔

میں نے اس خواب کی یہ تعبیر کی ہے کہ عزیز عزت پانے والے کو کہتے ہیں اور سلطان جو خواب میں اس لڑکے کا باپ سمجھا گیا ہے۔ یہ لفظ یعنی سلطان عربی زبان میں اُس دلیل کو کہتے ہیں کہ جو ایسی بیّن الظہور ہو جو بباعث اپنے نہایت درجہ کے روشن ہونے کے دلوں پر اپنا تسلّط کر لے۔ گویا سلطان کا لفظ تسلّط سے لیا گیا ہے اور سلطان عربی زبان میں ہر ایک قسم کی دلیل کو نہیں کہتے بلکہ ایسی دلیل کو کہتے ہیں جو اپنی قبولیت اور روشنی کی وجہ سے دلوں پر قبضہ کر لے۔ اور طبائع سلیمہ پر اُس کا تسلط تام ہو جائے۔ پس اس لحاظ سے کہ خواب میں عزیز جو سلطان کا لڑکا معلوم ہوا۔ اس کی یہ تعبیر ہوئی کہ ایسا نشان جو لوگوں کے دلوں پر تسلّط کرنے والا ہوگا، ظہور میں آئے گا۔ اور اس نشان کے ظہور کا نتیجہ جس کو دوسرے لفظوں میں اس نشان کا بچہ کہہ سکتے ہیں۔ دلوں میں میرا اعزیز ہونا ہوگا۔ جس کو خواب میں عزیز کے تمثّل سے ظاہر کیا گیا۔"

(ضمیمہ تریاق القلوب۔ نمبر ۴۔ صفحہ ۲۔ از اشتہار ۲۲/اکتوبر ۱۸۹۹ء)

اب یہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام تھا یہ لفظاً لفظاً پورا ہو گیا۔ لیکن آپ کے وصال کے بہت بعد خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانہ میں۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب جو حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بیٹے تھے آپ اس زمانے میں ایمان لائے اور آپ کا یہ لطیفہ بھی بہت مشہور ہے کہ جب وہ اپنی تائی کے پاس گئے اور ان کو بتایا کہ میں مسیح موعود پر ایمان لے آیا ہوں تو بیعت کو بید بنا کر اس نے کہا "تینوں وی بید وجے"، تمہیں بھی بید لگے۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب نے فرمایا کہ اب سب کو ہی یہ بید بجنے والے ہیں۔ اب کوئی نہیں بچے گا۔ تو جو پیشگوئی تھی جہاں سلطان دکھایا گیا تھا اور بیٹا عزیز دکھایا گیا تھا یہ لفظاً لفظاً بعینہ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد پورا ہوا۔

اب الہام ہے ۱۹۰۰ء کا:

"ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب لَكَ خِطَابُ الْعِزَّۃِ۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا۔...... خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھاوے۔ اور آفاق میں تیرے نام کی خوب چمک دکھاوے۔ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اور قدرت نمائی سے تجھے اُٹھاؤں گا۔ آسمان سے کئی تخت اُترے مگر سب سے اونچا تیرا تخت بچھایا گیا۔ دشمنوں سے ملاقات کرتے وقت فرشتوں نے تیری مدد کی۔ ...... خدا تیرے سب کام درست کر دے گا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ ربّ الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ اگر مسیح ناصری کی طرف دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس جگہ اس سے برکات کم نہیں ہیں۔ اور مجھے آگ سے مت ڈراؤ کیونکہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔"

(اربعین نمبر ۳۔ صفحہ ۳۷، ۳۸)

اس الہام کے ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں:-

"عزت کے خطاب سے مراد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے کہ اکثر لوگ پہچان لیں گے اور عزت کا خطاب دیں گے۔ اور یہ تب ہوگا جب ایک نشان ظاہر ہوگا۔"

(اربعین نمبر ۳۔ صفحہ ۳۷)

چیف منسٹر مہاراشٹر وممبر پارلیمنٹ شولاپور کی خدمت میں لٹریچر

مورخہ ۱۲/اپریل کو سینئر کانگرس لیڈر جناب سشیل کمار شندے صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری وممبر پارلیمنٹ شولاپور سے ممبئی میں ملاقات کر کے ان کی خدمت میں لٹریچرز کا تحفہ پیش کیا گیا۔

مورخہ ۲۱/اپریل کو وزیر اعلیٰ مہاراشٹر جناب ولاس راؤ دیش مکھ کی شولاپور تشریف آوری پر ان سے شولاپور ہوائی اڈہ پر ملاقات کی گئی اور انہیں جماعت احمدیہ کا لٹریچر دیا گیا۔ چیف منسٹر سے ملاقات کی خاطر پاس جاری کرنے میں جناب بھگونت ڈی مورے صاحب آئی پی ایس شولاپور اور جناب ایل آر بھوسلے صاحب اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس اسپیشل برانچ شولاپور نے خاکسار کے ساتھ تعاون کیا۔ فجزاھم اللہ۔ (عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور)

مسجد احمدیہ رشی نگر (کشمیر) میں اطفال الاحمدیہ کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۱/اپریل بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ رشی نگر میں مجلس اطفال الاحمدیہ کا تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد اطفال نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تقاریر کیں۔ اس اجلاس میں طاہر ظہور میر، معشوق احمد گنائی، اویس مجید نے تقریر میں حصہ لیا۔ صدر جماعت احمدیہ رشی نگر نے جو اجلاس کی صدارت فرما رہے تھے اپنے خطاب میں اطفال الاحمدیہ کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ بعدہ آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (وسیم احمد گنائی)

جماعت احمدیہ میشہ وارہ (کشمیر) میں تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ میشہ وارہ کشمیر میں مورخہ ۲۴/اپریل بعد نماز مغرب ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت صدر جماعت مکرم نثار احمد صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم عزیز طارق منیر نے کی عہد خدام و اطفال مکرم وسیم احمد صاحب قائد مجلس نے دہرایا۔ نظم عزیز عدنان احمد نے پڑھی۔ خاکسار نے نظام جماعت اور اطاعت و فرمانبرداری کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے دعا کرائی اور اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (مظفر احمد شاہد معلم سلسلہ میشہ وارہ کشمیر)

جماعت احمدیہ مبایعین اور غیر مبایعین کے استدلال کا حقیقت افروز تجزیہ

..... اور .....

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منصب و مقام

(قسط نمبر 3)

محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد قادیان

چنانچہ امت مسلمہ کے متعدد بزرگان نے بھی یہی تشریح فرمائی چند ایک حوالے پیش ہیں:

1 حضرت محی الدین ابن عربی (وفات 638ہجری) جو ایک بہت بڑے عالم اور تصوف کے امام گزرے ہیں فرماتے ہیں:

اَلنُّبُوَّةُ التی انقَطَعَتْ بِوُجُوْدِ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اِنَّما ھی نَبُوَّةُ التَّشْرِیع ..... وَ ھٰذاَ معنی قولہ صلی اللہ علیہ و سلم اِنَّ الرِّسالَةَ وَالنُّبوَّةقَدْ اِنْقَطَعَتْ فَلاَ رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی بعدی یکون علٰی شَرْعٍ یُخَالِفُ شَرْعِیْ بَلْ اِذاَ کان یکون تَحْتَ حکم شَریعتی۔

(فتوحات مکیه جلد ثانی ص ۳)

یعنی وہ نبوت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے منقطع ہوگئی ہے وہ صرف تشریعی نبوت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے کہ اب رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی ہے یہی مراد ہے کہ میرے بعد ایسا کوئی نبی اور رسول نہیں آ سکتا جو ایسی شریعت پر ہو جو میری شریعت کے مخالف ہو بلکہ جب بھی کوئی نبی ہو تو وہ میری شریعت کے ماتحت ہی ہوگا۔

2 حضرت امام محمد طاہرؒ (وفات ۹۸۶ ہجری) مصنف مجمع البحار حضرت عائشہؓ کے قول کو مدنظر رکھ کر فرماتے ہیں:

ھذاَ ناظر الی نزول عیسی و ھذا ایضا لا ینافی حدیث لا نبی بعدی لانہ اراد لا نبی ینسخ شرعہ۔

(تکمله مجمع البحار ص ۸۵)

یعنی حضرت عائشہ نے یہ قول (کہ لا نبی بعدی نہ کہا کرو) نزول مسیح موعود کو مدنظر رکھ کر کہا ہے اور حضرت عائشہؓ کا یہ قول حدیث لا نبی بعدی کے خلاف نہیں ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی مراد تھی کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کر دے۔

3 فرقہ حنفیہ کے جلیل القدر امام حضرت ملا علی قاریؒ (وفات ۱۰۱۴ہجری) فرماتے ہیں:

لَوْ عَاشَ ابراھِیمُ وَصاَر نبیاً وَ کذالک لو صار عمر نبیاً لکان من اتباعہ علیہ السلام..... فلا یُنَاقِضُ قولہ خاتم النَّبیین اذا المعنی انہ لا یاتی نبیٌ بعدہ ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ۔

(موضوعات کبیر ص ۵۸۔۵۹)

یعنی اگر آنحضرت ﷺ کے فرزند ابراہیم زندہ رہتے اور نبی ہو جاتے یا اگر عمرؓ نبی ہو جاتے تو وہ دونوں آپ کے متبعین میں سے ہوتے۔ پس ان کا نبی ہونا خدا کے قول خاتم النبیین کے مخالف نہ ہوتا۔ کیونکہ خاتم النبیین کے یہی معنی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپؐ کی امت میں سے نہ ہو۔

4 حضرت شیخ احمد سرہندیؒ مجدد الف ثانی (وفات ۱۰۳۴ہجری) جو ایک عظیم الشان مجدد مانے گئے ہیں فرماتے ہیں:

ترجمہ از فارسی عبارت: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپؐ کے متبعین کیلئے اتباع اور وراثہ کے طور پر کمالات نبوت کا حصول آپ کے خاتم الرسل ہونے کے منافی نہیں ہے پس تم شک کرنے والوں میں سے نہ بنو۔'' (مکتوبات احمدیہ جلد اول مکتوب ص ۲،۱)

5 اسی طرح ہمارے اپنے زمانے میں حضرت مولوی محمد قاسم صاحبؒ نانوتوی (وفات ۱۸۸۹ء) بانی مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں:-

''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کوئی فضیلت نہیں..... اگر بالفرض بعد زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔'' (تحذیر الناس ص ۲۸)

طوالت کے خوف سے میں نے قرآن کریم اور احادیث سے صرف سات سات حوالے پیش کئے ہیں جن سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کلیۃ نبوت کا دروازہ بند نہیں کیا گیا بلکہ صرف ایسی نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے آزاد، مستقل اور قرآنی شریعت کے بالمقابل یا منسوخ کرنے والی تشریعی نبوت ہو۔ لیکن ایسی نبوت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان نبوت کا نتیجہ ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور آپ کی توجہ روحانی جو نبی تراش ہے اور آپ کی دائمی روحانی زندگی کا ثبوت فراہم کرنے والی ہو جاری ہے اس کا دروازہ ہرگز بند نہیں ہے۔

اگر اس استدلال کو قبول نہ کیا جائے تو پھر یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ نعوذ باللہ قرآن کریم کی آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں تضاد اور تناقض پایا جاتا ہے کہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان معنوں سے آخری نبی قرار دے رہا ہے کہ آپ کے بعد مطلقاً باب نبوت مسدود ہے اور دوسری طرف فرما رہا ہے اے مسلمانو! جب کبھی تمہارے پاس نبی آئیں تو تم انکی پیروی کرنا اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت روحانی طور پر آخرین میں ہوگی اور یہ کہ امت محمدیہ میں امت موسویہ کی طرح وہ خلیفے بھی آئیں گے جو انعام نبوت سے سرفراز ہوں گے اور وہ خلیفے بھی آئیں گے جو خلافت علی منہاج نبوت کی پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہوں گے۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ ماننا پڑے گا کہ ایک طرف تو آپ واضح طور پر فرما رہے ہیں کہ میرے بعد کسی طرح کا نبی نہیں آ سکتا اور دوسری طرف یہ فرماتے ہیں کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو نبی بن جاتا۔ ابو بکرؓ امت میں بہترین وجود ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی آ جائے۔ آنے والے مسیح کو چار مرتبہ نبی کے نام سے پکارتے ہیں اور یہاں تک فرماتے ہیں کہ میرے اور مسیح موعود کے درمیان کوئی نبی نہیں یعنی جس طرح میں نبی ہوں اسی طرح مسیح موعود بھی نبوت کے مقام پر فائز ہوگا۔

پس قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو تضادات کا موجب قرار دینے کی معصیت سے بچنے کا یہی واحد طریقہ ہے کہ اپنے ذہنی تضادات کو دور کیا جائے پھر کوئی تضاد باقی نہیں رہتا۔ صاف اور سیدھی بات یہی ہے جو غیر مبہم الفاظ میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھول کر بیان فرما دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنافی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر اسی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے..... غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد و احمد ہونے کے ہے نہ کہ میرے نفس کی رو سے اور یہ نام بحیثیت فنافی الرسول مجھے ملا ہے لہذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا۔''

(ایک غلطی کا ازالہ روحانی خزائن جلد 18 ص 207-208)

اس اقتباس کو سامنے رکھئے پھر سورۃ جمعہ میں دی گئی بشارت پر غور کیجئے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت آخرین میں بیان فرمائی گئی ہے کیا آخرین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بجسدہٖ واپس تشریف لائیں گے میرے خیال میں کوئی بھی مسلمان تناسخ کا قائل نہ ہوگا پس ایک ہی صورت رہ جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ اپنے کامل بروز اور کامل ظل کے پیرایہ میں مبعوث ہوں گے۔ اسکا آنا گویا آپ کا آنا ہوگا۔

چنانچہ اس حقیقت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس حدیث میں بیان فرمایا ہیکہ وہ مسیح اور مہدی جب آئے گا تو وہ شادی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی اور وہ پینتالیس سال (اکثر روایات میں یہ مدت چالیس سال مذکور ہے) ٹھہرے گا پھر وفات پا کر میرے ساتھ میری قبر میں دفن کیا جائے گا پھر میں اور عیسیٰ ابن مریم ایک ہی قبر سے ابو بکرؓ و عمرؓ کے درمیان سے اٹھیں گے۔

(مشکوۃ باب نزول عیسیٰ ص 480 مطبع نور محمد اصح المطابع دہلی الوفاء با احوال المصطفیٰ جلد 2 ص 814 از ابن جوزی متوفی 597ھ مطبع دار الکتب العلمیہ)

ظاہر ہے کہ اس حدیث کا اس کے علاوہ اور کوئی مطلب نہیں ہے کہ آنے والے مسیح اور مہدی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بروز اور ظل کامل قرار دیا ہے اور یہی دعویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ ''میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد و احمد ہونے کے ہے نہ کہ میرے نفس کی رو سے اور یہ نام بحیثیت فنافی الرسول مجھے ملا ہے۔''

اس حقیقت کو کئی علماء و بزرگان امت نے اچھی طرح سمجھا اور قبول کیا ہے صرف ایک حوالہ اس ضمن میں پیش ہے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ جو بارہویں صدی کے مجدد گزرے ہیں فرماتے ہیں کہ:

''امت محمدیہ میں آنے والے مسیح کا حق یہ ہے کہ اس میں سید المرسلین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار کا انعکاس ہو۔

عوام کا خیال ہے کہ مسیح جب زمین کی طرف نازل ہوگا تو صرف امتی ہوگا۔ ایسا ہرگز نہیں، بلکہ وہ تو اسم جامع محمدی کی پوری تشریح ہوگا اور اسی کا دوسرا نسخہ ہوگا (یعنی True Copy) ہوگا۔ پس اس میں اور ایک عام امتی کے درمیان ایک بہت بڑا فرق ہے۔''

(ترجمہ از عربی عبارت خیر الکثیر ص ۷۲ مطبع بجنور)

اب جب کہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں یہ امر ثابت ہو گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امتی نبوت کا دروازہ کھلا ہے تو اس پس منظر میں جائزہ لینے کی ضرورت ہیکہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام پر خدا تعالیٰ نے جو الہامات نازل فرمائے ان میں کیا پیغام دیا گیا کس مقام اور منصب پر آپ کو فائز کیا گیا اس پیغام اور مقام کو آپ نے کس رنگ میں سمجھا اور کس رنگ میں دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ نیز یہ بھی جائزہ لینے والی بات

ہے کہ اس پیغام اور مقام کو سمجھے اور اس کی تشریح کرنے میں کیا ابتداء سے آخر تک آپ کا ایک ہی نظریہ رہا یا اس میں کوئی تبدیلی یا ترمیم فرمائی۔ یہاں ایک فرق کو اچھی طرح ذہن نشین کر کے آگے چلنے کی ضرورت ہے کہ اگر کوئی تبدیلی یا ترمیم نظر آئے تو وہ وحی یا خدائی الہامات میں ہوئی یا حضرت مسیح موعود کی تشریح اور اجتہاد میں ہوئی ہے۔ اگر آپ کی اپنی تشریح اور اجتہاد میں کوئی تبدیلی یا ترمیم نظر آتی ہے تو یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں آگے اس کی وضاحت کر دی جائے گی لیکن خدا کے کلام میں تبدیلی یا ترمیم نہیں ہو سکتی کیونکہ خدائے عالم الغیب و الشہادۃ کی شان کے خلاف ہے۔

اس لحاظ سے جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کا جائزہ لیتے ہیں تو براہین احمدیہ سے لے کر پیغام صلح تک جو بھی الہامات درج فرمائے گئے ہیں یا آپ کا منصب اور مقام بیان ہوا اس میں کوئی ترمیم یا تنسیخ نہیں پاتے لیکن اس میں کیا شک ہے کہ ان الہامات اور انہیں بیان فرمودہ پیغام کی تشریح اور ان کو اپنی ذات پر چسپاں کرنے کے لحاظ سے ایک وقت تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام تاویل فرماتے رہے اور یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ ایسی تاویلات، تشریحات اور اجتہادات خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ کے ماتحت تدریجی انکشاف کے تابع ... ہو سکتی ہیں۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں بالخصوص 1901ء سے پہلے اور 1901ء کے بعد کی تحریرات میں ایک لحاظ سے تضاد نظر آتا ہے۔ لیکن یہ اعتراض بالکل بے جا اور غلط ہے کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ تضاد 1914ء میں نظر آیا تھا اور اس کے بعد سے جماعت مبایعین کا نظریہ اور عقیدہ بدل گیا۔ بلکہ اس تضاد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں محسوس کر لیا گیا تھا اور حضور علیہ السلام سے مؤدبانہ طور پر استفسار بھی کر لیا گیا تھا۔ چنانچہ اس استفسار کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جواب بھی ارشاد فرمایا تھا۔ وہ استفسار اور جواب جو حضور علیہ السلام نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں درج فرمایا ہے ذیل میں پیش ہے:

"سوال 1" کے عنوان کے تحت ایک سائل کا سوال درج فرمایا ہے جو یہ ہے:

"تریاق القلوب کے صفحہ ۱۵۷ میں (جو میری کتاب ہے) لکھا ہے:
اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گزرے کہ میں نے اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر ... دی ہے کیونکہ یہ ایک جزوی ... ہے جو غیر نبی کو نبی پر بھی ہو سکتی ہے۔"

پھر ریویو جلد اول نمبر ۶ ص ۲۵۷ میں مذکور ہے:
"خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔"

پھر ریویو ص ۴۷۵ میں لکھا ہے:
"مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانے میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور جو نشان مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔"

خلاصہ اعتراض یہ کہ دونوں عبارتوں میں تناقض ہے۔

الجواب: یاد رہے کہ اس بات کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مجھے ان باتوں میں نہ کوئی خوشی ہے، نہ کچھ غرض کہ میں مسیح موعود کہلاؤں یا مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں بہتر ٹھہراؤں۔ خدا نے میرے ضمیر کی اپنی پاک وحی میں آپ ہی خبر دی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے "قُلْ أُجَرِّدُ نَفْسِي مِنْ ضُرُوبِ الْخِطَابِ" یعنی ان کو کہہ دے کہ میرا تو یہ حال ہے کہ میں کسی خطاب کو اپنے لئے نہیں چاہتا یعنی میرا ... اور میری مراد ان خیالات سے برتر ہے اور کوئی خطاب دینا یہ خدا کا فعل ہے میرا اس میں دخل نہیں ہے۔ رہی یہ بات کہ ایسا کیوں لکھا گیا اور کلام میں یہ تناقض کیوں پیدا ہو گیا۔ سو اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے کہ جیسے براہین احمدیہ میں میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔ اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی۔ مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اس لیے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا لیکن بعد اس کے اس بارہ میں بارش کی طرح وحی نازل ہوئی کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا تھا تو ہی ہے اور ساتھ اس کے صدہا نشان ظہور میں آئے اور زمین اور آسمان دونوں میری تصدیق کے لیے کھڑے ہو گئے اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان میرے پر جبر کر کے مجھے اس طرف لے آئے کہ آخری زمانہ میں مسیح آنے والا میں ہی ہوں ورنہ میرا اعتقاد تو وہی تھا جو میں نے براہین احمدیہ میں لکھ دیا تھا۔۔۔۔ اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین سے ہے اور اگر کوئی امر میری ... کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی ... قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی"۔
(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۱۵۲ تا ۱۵۴)

اس سوال و جواب سے مندرجہ ذیل امور نہایت صفائی کے ساتھ ثابت ہوتے ہیں۔

۱۔ تریاق القلوب کی تحریر تک حضور علیہ السلام اپنے آپ کو غیر نبی سمجھتے ہوئے ان الہامات کو جن میں آپ کی مسیح علیہ السلام پر ... ظاہر کی گئی تھی ظاہر پر محمول کرنے سے احتراز کرتے رہے اور ان کی تاویل فرماتے رہے اور اس کو جزئی ... شمار کرتے رہے۔ اس کی وجہ کیا تھی وجہ صرف یہی تھی کہ حضرت مسیح ناصری جو نبی اللہ تھے ان کے مقابلہ میں آپ خود کو غیر نبی خیال فرماتے تھے جبکہ الہامات میں آپ کو مسیح موعود قرار دیا جا رہا تھا۔

۲۔ لیکن خدا تعالیٰ کی بکثرت بارش کی طرح نازل ہونے والی وحی نے آپ کو اس عقیدہ پر کہ گویا آپ نبی نہیں ہیں قائم نہ رہنے دیا۔ اور آپ کو صراحت کے ساتھ سمجھا دیا گیا کہ آپ یقیناً نبی اللہ ہیں اس لیے خدائی الہامات کی تاویل کرنے کی ضرورت نہیں دیکھے کس قدر واضح اور غیر مبہم الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ:

"اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین سے ہے اور اگر کوئی امر میری ... کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی ... قرار دیتا تھا"۔ غیر مبایعین کہتے ہیں کہ یہاں جس تبدیلی عقیدہ کا ذکر ہے وہ صرف ... کے عقیدہ میں ہوئی ہے نبوت کے عقیدہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ جبکہ مذکورہ عبارت میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا"۔

پس صاف ظاہر ہے کہ یہاں ایک غیر نبی اور نبی کے درمیان فرق کی بات ہو رہی ہے جو نتیجۃً جزئی فضیلت اور کلی فضیلت کے ذکر میں ڈھل رہی ہے۔ اور کلی فضیلت اور جزئی ... کے بیان کی بنیاد ہی یہ ہے کہ آپ حضرت مسیح علیہ السلام کو نبی اور اپنے آپ کو غیر نبی سمجھ رہے ہیں۔ اس کے باوجود جو یہ کہا جاتا ہے کہ نبوت کی تعریف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شروع سے آخر تک ایک ہی عقیدہ رہا اور کسی مرحلہ پر بھی آپ نے اس کو تبدیل نہیں فرمایا۔ کس قدر تعجب انگیز اور حقائق سے دور بات ہے۔

3 جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور ارشادات کو پڑھنے سننے والوں نے اس نمایاں تبدیلی کو محسوس کیا اور ایک نے اس واضح تبدیلی اور تناقض کی نشاندہی کر کے استفسار بھی کیا۔

4 اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عقیدہ نبوت میں کوئی تبدیلی نہ کی ہوتی اور ریویو کی تحریر کے وقت بھی اپنے تئیں تریاق القلوب کی تحریر کی طرح نبی بمعنی محدث ہی سمجھتے ہوتے جو دراصل نبی نہیں ہوتا تو آپ سائل کو یہ جواب دے کر خاموش کر سکتے تھے کہ میری دونوں تحریروں میں کوئی تناقض نہیں بلکہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہونے کے فقرہ سے بھی میری مراد پہلے فقرہ کی طرح یہی ہے کہ مجھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایسی جزئی فضیلت ہی حاصل ہے جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے لہذا سائل کو میری عبارتوں کو سمجھنے میں غلطی لگی ہے۔ میری ان عبارتوں میں کوئی تناقض موجود نہیں ہے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سائل کو یہ جواب نہیں دیتے بلکہ اپنی عبارتوں میں خود بھی تناقض تسلیم کر لیتے ہیں۔ اور سائل کو یہ جواب دیتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام پر جزوی "..." کا میرا عقیدہ اس وقت تک تھا جب تک میں اپنے آپ کو حضرت مسیح کے بالمقابل غیر نبی تصور کرتا لیکن بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور مجھے نبی ہونے کا خطاب دیا گیا۔

5 صرف یہی نہیں بلکہ اس تناقض کی مثال دے کر وضاحت فرما دی کہ یہ اسی طرح کا تناقض ہے جس طرح آپ نے براہین احمدیہ میں عام مسلمانوں کے مروجہ حیات مسیح کے عقیدہ کا اظہار کر دیا تھا جب کہ اسی براہین میں وہ الہامات بھی درج کیے گئے تھے جس میں آپ کو عیسیٰ کہہ کر مخاطب کیا گیا تھا لیکن خدائی وحی نے جو بارش کی طرح بکثرت آپ پر نازل ہوئی آپ کو حیات مسیح کے غلط عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صراحت کے ساتھ سمجھا دیا کہ مسیح ابن رسول اللہ فوت ہو چکے ہیں اور آپ ہی کو مسیح موعود بنا کر بھیجا گیا ہے۔

اب کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ حیات مسیح اور وفات مسیح کے عقیدہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کسی تناقض کا اظہار نہیں ہوا اگر ہوا ہے اور یقیناً تناقض کا اظہار ہوا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اسی طرح کے تناقض کا اظہار آپ سے نبوت کی تعریف و تشریح کرنے میں ہوا ہے۔ کیا اس کے

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

باوجود کوئی کہہ سکتا ہے کہ نبوت کی تعریف وتشریح کرنے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کسی تناقض کا اظہار نہیں ہوا۔

6 اس کے ساتھ ساتھ یہاں یہ امر بھی سمجھنے کے لائق ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے مطابق یہ نہیں ہوا کہ گویا براہین کے زمانہ میں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر تھے لیکن ازالہ اوہام کے زمانہ میں آکر فوت ہو گئے بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام براہین احمدیہ کے زمانہ میں بھی وفات یافتہ تھے فرق صرف یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کو اس عقیدہ کے غلط ہونے پر ابھی اطلاع نہیں بخشی گئی تھی بالکل اسی طرح یہ بات بھی نہیں ہے کہ گویا تریاق القلوب کے زمانہ میں حضور علیہ السلام غیر نبی تھے لیکن ریویو یا ایک غلطی کا ازالہ کے زمانہ میں آکر آپ کو نبی بنایا گیا بلکہ براہین احمدیہ کے زمانہ سے ہی آپ کو عیسیٰ کہہ کر پکارا جا رہا تھا اور نبوت کے مقام پر فائز ہونے کا اعلان کروایا جا رہا تھا لیکن چونکہ آپ مسلمانوں میں مروجہ عقیدہ کے مطابق یہی سمجھتے تھے کہ نبی وہی ہوتا ہے جو سابقہ شریعت کو منسوخ کر کے نئی شریعت لے آتا ہے یا اگر غیر شرعی بھی ہو تو کم از کم یہ ضروری ہے کہ وہ آزاد اور مستقل نبی ہو اور چونکہ یہ دونوں قسم کی نبوتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے منافی تھیں اس لئے آپ ان تمام الہامات کی جن میں آپ کو عیسیٰ یا نبی اللہ کہہ کر مخاطب کیا جا رہا تھا تاویل فرماتے رہے کہ اس سے مراد محدثیت یا جزوی نبوت ہے یا ناقص نبوت ہے وغیرہ۔ کیونکہ اس وقت تک آپ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ صراحت نہیں ہوئی تھی کہ نبوت کیلئے صرف کثرت مکالمہ یا مخاطبہ اور اظہار علی الغیب شرط ہے۔

شریعت لانا اور کسی نبی متبوع کا متبع نہ ہونا یہ ضروری نہیں ہے چنانچہ 1901ء سے قبل آپ کے نزدیک نبوت کے متعلق مسلمانوں کی یہ اصطلاح تھی کہ ”چونکہ اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں۔ بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے اور براہ راست بغیر استفادہ کسی نبی کے خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے ہوشیار رہنا چاہئے کہ اس جگہ بھی (یعنی آپ کی نبوت کے بھی ۔۔ناقل) یہ معنی نہ سمجھ لیں“۔ لیکن بارش کی طرح نازل ہونے والی بکثرت وحی نے آپ کو اس حقیقت پر اطلاع بخشی کہ نبوت کیلئے صرف کثرت مکالمہ ومخاطبہ و اظہار علی الغیب شرط ہے اور وہ آپ میں پائی جاتی ہے ۔اس لحاظ سے آپ یقیناً اللہ کے نبی ہیں لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اب شریعت والی اور آزاد اور مستقل نبوت کی ضرورت باقی نہیں رہی لیکن انعام نبوت بدستور قائم ہے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف نبی نہیں آ سکتا بلکہ جو بھی نبی کہلائے گا وہ ایک لحاظ سے نبی ہوگا دوسرے لحاظ سے امتی۔ اور یہ قسم نبوت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم خاتم النبیین سے قبل کسی اور نبی کے زمانہ میں نہ جاری تھی اور نہ جاری ہو سکتی تھی کیونکہ نبی تراش اور نبی گر قوت قدسیہ صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی بخشی گئی تھی کسی اور نبی کو نہیں۔

چنانچہ 1901ء کے بعد نبوت کی تعریف آپ نے تبدیل کرتے ہوئے فرمایا:

”نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کیلئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔ پس ایک امتی کو ایسا نبی قرار دینے سے کوئی محذور لازم نہیں آتا۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۲۸)

پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ تبدیلی اور تناقض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تشریح اور اجتہاد میں واقع ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کی وحی اور الہامات میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی اور آپ کے منصب اور مقام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی وہ شروع سے آخر تک ایک ہی رہا اس صورت میں اس تبدیلی اور بظاہر تناقض کو دراصل تناقض اور تضاد نہیں بلکہ تدریجی انکشاف کہنا زیادہ مناسب ہے۔ کیونکہ خدا کے نبی جب تک، کامل صراحت سے کوئی حکم نہ دیا جائے تب تک مروجہ طریق کے مطابق ہی کہتے اور کرتے رہتے ہیں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس تناقض کی وضاحت میں مزید فرماتے ہیں:

”میں تو خدا تعالیٰ کی وحی کی پیروی کرنے والا ہوں جب تک مجھے اس سے علم نہ ہوا میں وہی کہتا رہا جو اوائل میں میں نے کہا اور جب مجھ کو اس کی طرف سے علم ہوا تو میں نے اس کے مخالف کہا۔ میں انسان ہوں مجھے عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں بات یہی ہے جو شخص چاہے قبول کرے یا نہ کرے۔“

(حقیقۃ الوحی ایضاً ص154)

یاد رکھنا چاہئے کہ اس نوعیت کا تدریجی انکشاف دراصل خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ کے تحت رونما ہوتا ہے جو ایک طرف ملہم کی کسر نفسی اور انکساری کا آئینہ دار ہوتا ہے تو دوسری طرف مخاطبین کی قوت برداشت اور ان کی طرف سے وفا کے اظہار کا پیمانہ ہوتا ہے۔ چنانچہ ہمارے آقا ومطاع حضرت محمد مصطفیٰ کی بھی یہی شان نظر آتی ہے کہ ایک زمانہ میں آپ اپنے صحابہ کو یہ تلقین فرماتے رہے کہ لَا تُخَيِّرُونِي عَلٰى مُوسٰى۔ (بخاری جلد۴ ص ۲۰۹ مصری)

کہ مجھے موسیٰ پر فوقیت مت دو اور پھر وہ وقت آیا جب آپ پر آیت خاتم النبیین نازل ہوئی تب آپ نے یہ اعلان فرمایا کہ:

لَوْ کَانَ مُوسٰى حَيًّا لَمَا وَسِعَهُ اِلَّا اتِّبَاعِيْ۔ (صحیح بخاری)

کہ اگر موسیٰ جو صاحب شریعت نبی تھے اگر میرے زمانے میں زندہ رہتے تو ان کو بھی میری اتباع کرنی لازمی تھی۔

اب ظاہر ہے کہ اس تدریجی انکشاف کا ہرگز یہ نہیں ہے کہ گویا ایک زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ سے کمتر مرتبہ رکھتے تھے اور پھر ایک زمانہ میں آکر خدا نے آپ کو خاتم النبیین کا بلند مرتبہ عطا فرمایا۔ بلکہ آپ کے بارہ میں تو آتا ہے کہ آپ اس وقت بھی خاتم النبیین تھے جب کہ آدم کا وجود ابھی مٹی اور پانی میں گوندا جا رہا تھا۔

پس مرتبہ اور مقام میں تبدیلی یا ترمیم یا تدریج نہیں ہوا کرتی بلکہ خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ ملہم پر انکشاف کرنے میں تدریج کا تقاضا کرتی ہے اور یہ بات ملہم کیلئے قابل اعتراض نہیں بلکہ اس کی سادگی پر چار چاند لگانے والی ہے۔ تقویٰ کا تقاضہ یہ ہے کہ تدریجی انکشاف کے نتیجہ میں اوائل زمانہ کے ارشادات اور تحریرات پر بعد کے زمانہ کے ارشادات اور تحریرات کو بہرحال ترجیح دینی لازمی ہے اس صورت میں کوئی تذبذب کوئی کشمکش اور کوئی اشکال باقی نہیں رہتا۔

(باقی)

جنرل مشرف نے پاکستانی انتہا پسندوں کو مٹانے کا اعلان کیا

ہندوستان کے ساتھ سرحدی تناؤ کم کرنے کو لے کر عالمی دباؤ کے تحت پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف نے اب تک کے اپنے انداز کو بدل دیا ہے۔ انہوں نے 22 مئی کو سرحد کے حالات کو خطرناک بتاتے ہوئے کشمیر میں موجود انتہا پسندوں پر نکیل ڈالنے کے اشارے دئے ہیں۔ اور کہا کہ ”ان جہادیوں کو پاکستان کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔“

بھارت پاک سندھ واٹر ٹریٹی کی بیٹھک ردّ
پاکستان کیلئے پانی کا قحط

لگتا ایسا ہے کہ پاکستان کے ساتھ اپنے بگڑتے ہوئے تعلقات کے پیش نظر بھارت ”سندھ واٹر ٹریٹی“ کو ردّ کر دے گا۔ اس سمجھوتہ پر پہلے پہل 1960ء میں بھارت کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو کے دور میں عمل درآمد ہوا تھا۔ اس کے تحت راوی بیاس اور ستلج دریاؤں کے زیادہ تر پانی (کم از کم اسّی فیصد) پر بھارت کا حصہ ہے جبکہ دریا سندھ، چناب اور جہلم کے زیادہ تر پانی پر پاکستان کا حصہ ہے۔

بھارت کا خیال ہے کہ اب جب کہ پاکستان لگاتار کئی سالوں سے بھارت کے خلاف انتہا پسندی جاری رکھے ہوئے ہے تو اس سمجھوتہ کو ردّ کر دینا بہتر ہے۔ موجودہ بیٹھک 29 مئی کو ہونی ہے جو لگتا ہے اب نہیں ہوگی۔ اگر یہ سمجھوتہ ردّ ہوا تو پاکستان کو پانی کی بھاری قلت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

دیوبندی علماء کا اعتراف شکست
اب مسلمان دیہاتوں میں ان کو پسند نہیں کرتے

قادیانیوں کا میدان کار ایسے دیہات ہوتے ہیں جہاں مسلمانوں کی آبادی کم ہوتی ہے اور جو دینی علوم سے نابلد ہوتے ہیں اور شہری مسلمانوں سے کٹے ہوتے ہیں، چنانچہ ایسے سینکڑوں دیہات ہیں جو قادیانیت سے شدید متاثر ہیں۔ قادیانیوں کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ دیہات کے انتہائی پسماندہ مسلمانوں کو معاشی لالچ دیا جاتا ہے، نیز وہاں دینی تعلیم کا نظم کیا جاتا ہے، مسجد نہ ہو تو مسجد بنائی جاتی ہے، بغیر تنخواہ امام مقرر کیا جاتا ہے، ابتداء میں ساری چیزیں اسلام کے مطابق بتائی اور سکھائی جاتی ہیں۔ دھیرے دھیرے ذہن سازی کی جاتی ہے پھر قادیانی عقائد کو اس مضبوطی سے ذہن نشین کرایا جاتا ہے کہ لوگ انہیں کو اصل اسلام سمجھ بیٹھتے ہیں، نیز صحیح العقیدہ مسلمانوں کے بارے میں انہیں حد درجہ بدگمان کر دیا جاتا ہے، جب علماء ان دیہاتوں کا رُخ کرتے ہیں تو انہیں باہر سے رخصت کر دیا جاتا ہے، بسا اوقات تشدد کی نوبت آجاتی ہے۔

روزنامہ منصف حیدرآباد 19-4-02

ضلع ہگلی (مغربی بنگال) میں تین مساجد کے باہر بم دھماکے

کولکتہ، ۵/اپریل: مغربی بنگال کے ہگلی ضلع میں آج ۳ مساجد کے سامنے جمعہ کی نماز کے دوران پتھراؤ اور بم دھماکوں میں ۸ افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ انسپکٹر جنرل آف پولیس چھایان مکھرجی نے بتایا کہ 'چندرنا گور' مقام پر 'سیگون باغان' علاقے میں ۳ الگ الگ مساجد کے باہر جمع ان شر پسندوں پر قابو پانے کے لئے پولس پہنچی تو وہ ان پر پتھر اور بم پھینک کر فرار ہو گئے۔ مکھرجی نے بتایا کہ ایک شر پسند جس کے جیب میں بم رکھا ہوا تھا پھٹ جانے سے وہ بری طرح زخمی ہو گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس واقعہ کے بعد علاقے میں کشیدگی پیدا ہوگئی ہے۔ اور حالات کو بگڑنے سے روکنے کے لئے نیم فوجی دستے، سریع الحرکت فورس اور ایسٹرن فرنٹیئرس رائفلس کو وہاں تعینات کر دیا گیا ہے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق اس سلسلے میں اب تک ۳۰/افراد کو حراست میں لیا گیا ہے۔ حالات پر قابو پانے کے لئے یہاں ضلعی مجسٹریٹ، پولیس سپرنٹنڈنٹ بھی خیمہ زن ہو گئے ہیں۔ پی ٹی آئی کے مطابق صدر سمن مترا نے ریاست کے چیف سکریٹری سے ملاقات کر کے چندرنا گور میں امن وامان اور فرقہ وارانہ یکجہتی کو برقرار رکھنے کے موثر اقدامات کرنے کا مطالبہ کیا ہے☆☆☆

انقلاب ممبئی 6-4-02

(مرسلہ عقیل احمد معلم انجارج شولاپور)

اخبار بدر میں اشتہار
دے کر اپنے کاروبار کو
فروغ دیں

﴿یادگیر (کرناٹک) میں﴾

مجلس انصاراللہ صوبہ کرناٹک کا ایک روزہ سالانہ اجتماع

مورخہ 14 اپریل 2002 کو مجلس انصار اللہ صوبہ کرناٹک کے سالانہ ایک روزہ اجتماع کا یادگیر میں انعقاد ہوا۔ صبح ساڑھے نو بجے مکرم مولانا کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بارت نے لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کرائی۔ مولانا موصوف کی صدارت میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم ناظم صاحب مجلس انصاراللہ کرناٹک نے افتتاحی تقریر کی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں حضور نے شرکاء اجتماع کے لئے دعا کی تھی۔ اس کے بعد محترم صدر اجلاس نے خطاب فرمایا اور دعا کرائی۔

ساڑھے دس بجے صبح سے انصار کے ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے جس میں مقابلہ میوزیکل چیئر، پیغام رسانی، معائنہ مشاہدہ کے مقابلے ہوئے

اس کے بعد انصار کے علمی مقابلہ جات کا آغاز پونے بارہ بجے ہوا۔ علمی مقابلہ جات میں تلاوت قرآن مجید نظم خوانی اور تقریر کا مقابلہ ہوا۔

نماز ظہر و عصر اور کھانے سے فراغت کے بعد ساڑھے تین بجے سہ پہر تربیتی اجلاس کی کاروائی کا آغاز مکرم صبغۃ اللہ صاحب ناظم انصار اللہ صوبہ کرناٹک کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت، نظم اور عہد کے بعد پہلی تقریر ''تربیت اولاد اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں'' کے موضوع پر مکرم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری نے کی۔ آپ نے قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں تربیت اولاد کے سلسلہ میں انصار کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے کی آپ نے مجلس انصار اللہ کے قیام کی غرض وغایت بیان کی اور انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم محمد اسامہ احمدی زعیم انصار اللہ یادگیر نے تمام شرکاء اجتماع اور اجتماع کے انعقاد میں معاون ہر خدام وانصار کا شکریہ ادا کیا۔

شکریہ احباب کے بعد مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے اپنے دست مبارک سے اول دوم اور سوم آنے والے انصار میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے جماعتی تعلیم و تربیت کے لحاظ سے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ بنگلور)

بھام (پنجاب) میں لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام نومبائعین کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۶ راپریل بعد نماز عصر مسجد احمدیہ بھام میں نومبائعین کی تربیت کے پیش نظر ایک تربیتی اجلاس کا اہتمام کیا گیا۔ مرکز سلسہ قادیان سے محترمہ فرحت سلطانہ صاحبہ سیکرٹری تبلیغ لجنہ اماء اللہ۔ محترمہ بشریٰ صادقہ چیمہ صاحبہ جنرل سیکرٹری، محترمہ شازیہ ترنم و دیگر ممبرات لجنہ بھام تشریف لائیں۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد محترمہ سلطانہ صاحبہ سیکرٹری تبلیغ کی زیر صدارت جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔ تلاوت عزیزہ بانو بنت مکرم عبدالرشید صاحب نومبائع آف بھام نے کی۔ نظم شاہدہ بانون نے پڑھی۔ اس کے بعد ناصرات واطفال کے مقابلہ جات ہوئے اللہ کے فضل سے بچیوں نے اچھے رنگ میں پروگرام میں حصہ لیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس پروگرام میں بھام کے نومبائعین مرد خصوصاً صدر جماعت نے ناصرات واطفال کی حوصلہ افزائی کیلئے پردہ کی رعایت سے موجود رہے۔ آخر پر شرینی وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ (رفیق احمد طارق سرکل انچارج امرتسر)

شولاپور (مہاراشٹر) میں نومبائعین کے تربیتی اجلاسات

مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم انسپکٹر وقف جدید کی آمد پر شولاپور سرکل کی ۲۳ نئی جماعتوں میں پہنچکر اجلاسات منعقد کئے گئے اور نومبائعین کو چندوں کے نظام کے بارہ میں بتایا گیا۔ نیز مکرم مولوی صاحب موصوف نے نومبائعین کا بجٹ بنا کر انہیں چندوں کے نظام شامل کیا اور حتی المقدوران سے وصولی بھی کی۔ مورخہ ۲۱ راپریل کو سرکل کے تمام معلمین اپنی اپنی جماعتوں سے نومبائعین کے ہمراہ شولاپور تشریف لائے۔ اس موقعہ پر مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے نومبائعین کو چندوں کی اہمیت اور جماعت کے مالی نظام کے بارہ میں بتایا۔ اللہ تعالیٰ سبھی نومبائعین کو استقامت عطا فرمائے اور اسلام واحمدیت کے لئے انہیں مفید وجود بنائے۔ آمین۔

(عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

بھوٹان میں ایک روزہ سالانہ کانفرنس کا انعقاد

مورخہ ۲۱ راپریل کو ہمارا سالانہ کانفرنس کامیابی کے ساتھ منعقد ہو کر اختتام پذیر ہوا۔ مرد وزن دوسو افراد اس کانفرنس میں شامل ہوئے۔ بھوٹان کے چند معزز افراد کو بھی کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ اس موقع پر مکرم وکیل الاعلیٰ صاحب تحریک جدید نے دس بھوٹانی معززین میں نیپالی قرآن مجید کا ترجمہ پیش کیا۔ نیز معلمین اور دیگر بچوں میں ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انعامات تقسیم کئے گئے۔ سبھی شرکاء کانفرنس نے جماعت احمدیہ کے نظریات اور اس کی قیام امن کی کوششوں کی تعریف کی۔ جلسہ کے اختتام کے بعد مکرم وکیل الاعلیٰ صاحب تحریک جدید نے مختلف علاقوں کا دورہ کیا۔ (حبیب الرحمٰن خان مبلغ انچارج بھوٹان)

کشن گنج (بہار) میں معلمین وداعی الی اللہ کا دوروزہ ریفریشر کورس

مورخہ ۲۹ راپریل تا ۳۰ راپریل تک دار التبلیغ کشن گنج میں معلمین کے لئے دوروزہ ریفریشر کورس کا انعقاد کیا گیا۔ باجماعت نمازوں کے ساتھ ساتھ مختلف اوقات میں درس وتدریس کا سلسلہ جاری رہا۔ مورخہ ۳۰ راپریل کو مکرم صوبائی امیر صاحب کی آمد پر ایک تربیتی اجلاس رکھا گیا جس میں مختلف تقاریر کے علاوہ مکرم صوبائی امیر صاحب نے خاص طور پر دعوت الی اللہ کے عنوان سے خطاب فرمایا اور دعوت الی اللہ کے کام کو تیز سے تیز تر کرنے کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔ اس موقع پر بیعتوں کے ٹارگٹ کو آگے بڑھانے کے متعلق بھی مشورہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں غیر معمولی برکت ڈالے۔ آمین۔ (شیخ محمد علی سرکل انچارج کشن گنج بہار)

کوسمبی (اڑیسہ) میں لجنہ اماء اللہ کے تحت سیرۃ النبی کا جلسہ

مورخہ ۲۸ راپریل کو لجنہ اماء اللہ کوسمبی کے زیر انتظام جلسہ سیرۃ النبی کا انعقاد عمل میں آیا۔ یہ جلسہ محترمہ مبشرہ خاتون صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ کوسمبی منعقد ہوا۔ سنجیدہ سلطانہ نے تلاوت کی اور امۃ الحفیظ انیسہ صاحبہ نے عہد دوہرایا اور نظم روشن شاہین نے پڑھی۔ تقاریر میں محترمہ صدیقہ خاتون صاحبہ، رونق یاسمین صاحبہ، سنجیدہ سلطانہ صاحبہ، روشن شاہین صاحبہ، مشتری خاتون صاحبہ، فردوس بیگم صاحبہ، امۃ الحفیظ انیسہ صاحبہ اور خاکسار نے حصہ لیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔ ۳۲ ممبرات نے شرکت کی۔ (سیدہ شاہدہ پروین جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کوسمبی)

مجلس خدام الاحمدیہ جنوبی کرناٹک کا پہلا سالانہ اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ جنوبی کرناٹک کا پہلا سالانہ اجتماع مورخہ 1-2 جون 2002 بروز ہفتہ، اتوار بمقام بنگلور احمدیہ مسجد میں منعقد ہو رہا ہے تمام اراکین خدام الاحمدیہ بھارت سے اجتماع میں شمولیت کی درخواست ہے۔ (زونل قائد مجلس خدام الاحمدیہ جنوبی کرناٹک)

داخلہ مدرسۃ المعلمین قادیان

مدرسۃ المعلمین قادیان کا تعلیمی سال یکم اگست ۲۰۰۲ کو شروع ہو رہا ہے۔ خواہشمند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ فارم پر ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسۃ المعلمین کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسۃ المعلمین سے حاصل کر سکتے ہیں۔

شرائط داخلہ

۱)..... درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہشمند ہو۔ (۲)..... جسمانی وذہنی طور پر صحت مند ہو۔ (۳)..... کم از کم میٹرک پاس ہو یا اس کے برابر تعلیم حاصل کی ہو۔ (۴)..... قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔ (۵)..... عمر سترہ سال سے زائد نہ ہو۔ گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔ استثنائی صورت میں عمر میں چھوٹ دیئے جانے کے بارہ میں غور ہو سکے گا۔ (۶)..... امیدوار کا غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ استثنائی صورت میں شادی شدہ امیدوار پر غور کیا جاسکتا ہے۔ (۷)..... امیر جماعت رصدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے۔ درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکٹ امیر جماعت رصدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع پانچ عدد فوٹو سٹامپ سائز یکم جولائی ۲۰۰۲ تک ارسال کریں۔ (۸)..... داخلہ فارم قادیان پہنچنے کے بعد ان کے کوائف کا جائزہ لینے کے بعد مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسۃ المعلمین کی طرف سے جن طلباء کو انٹرویو کیلئے بلایا جائے وہی قادیان آئیں۔

☆ تحریری ٹیسٹ وانٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی مدرسۃ المعلمین میں داخل کیا جائے گا۔ انٹرویو کے لئے آنے کی اطلاع بعد جائزہ دی جائے گی۔

☆ قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہونگے۔ ٹیسٹ وانٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات خود کرنے ہونگے۔

☆ امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم وسرد کپڑے رضائی بستر وغیرہ لیکر آئیں۔

نصاب :: تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار ہوگا۔ اردو :: ایک مضمون اور درخواست۔ انٹرویو :: اسلامیات بشمول تاریخ احمدیت، جنرل نالج، انگلش ریڈنگ، اردو ریڈنگ، قرآن کریم ناظرہ۔ (ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702

Vol:51 **Wednesday** **29th May 2002** **Issue. No. 22**

”آپ کے مضبوط ارادے اور جذبۂ وقف نے کینیڈا کے ثقافتی وتمدنی حالات میں عظیم حصہ ڈالا ہے“

جماعت احمدیہ کینیڈا کے جلسہ سالانہ (منعقدہ 8-6 جولائی 2001ء) کے موقعہ پر وزیر اعظم کینیڈا کا پیغام مبارک باد

مجھے Ontario کی حکومت اور لوگوں کی جانب سے ان تمام احباب کو خوش آمدید کہتے ہوئے انتہائی خوشی محسوس ہو رہی ہے جو کہ جماعت احمدیہ کینیڈا کے 25 ویں سالانہ جلسہ میں شرکت فرما رہے ہیں۔

میں ہمیشہ سے اس بات پر یقین رکھتا رہا ہوں کہ کینیڈا، خاص طور پر Ontario کو دنیا میں ایک اہم مقام حاصل ہے۔ یہ ان لوگوں کی اقدار اور محنت کے نتیجہ میں ممکن ہو سکا ہے جنہوں نے نہایت فیاضی سے خود کو اور اپنی جماعتوں کو مضبوط بنانے کیلئے وقف کر رکھا ہے۔

احمدیہ مسلم جماعت کے افراد اپنے اس کردار پر فخر کر سکتے ہیں جو انہوں نے روحانی اور مذہبی رہنمائی کیلئے ادا کیا ہے۔ آپ کے مضبوط ارادے اور جذبۂ وقف نے کینیڈا کے ثقافتی وتمدنی حالات وواقعات میں عظیم حصہ ڈالا ہے جس نے یہاں کے بیشتر لوگوں کی زندگیوں میں ایک مثبت اثر چھوڑا ہے۔

نہایت کامیاب جلسہ پر میری نیک خواہشات قبول فرمائیں۔

The Premier
of Ontario
Legislative Building
Queen's Park
Toronto, Ontario
M7A 1A1

Le Premier ministre
de l'Ontario
Hôtel du gouvernement
Queen's Park
Toronto (Ontario)
M7A 1A1

Ontario

AHMADIYYA MUSLIM COMMUNITY, CANADA
25TH ANNUAL CONVENTION

July 6 — 8, 2001

On behalf of the Government and people of Ontario, I am pleased to extend greetings to everyone attending the 25th Annual Convention of the Ahmadiyya Muslim Community, Canada.

I have always believed that Canada, particularly Ontario, is the greatest place to live in the world. It has been made so by the hard work and values of people who give generously of themselves to make their communities strong. Members of the Ahmadiyya Muslim Community can take great pride in the role they play in providing spiritual and religious guidance in the community.

Your commitment and dedication have contributed to Canada's multicultural tapestry and have made a positive difference in the lives of many in your community and our country.

Please accept my best wishes for a rewarding convention.

Mike Harris
Ontario's Premier

جلسہ سالانہ برطانیہ 2002 میں

شرکت کے خواہشمند احباب سے درخواست

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال چھتیسواں جلسہ سالانہ یو کے مورخہ 26-27-28 کی تاریخوں میں اسلام آباد ٹلفورڈ لندن میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں شرکت کے خواہشمند احباب وخواتین اپنے کوائف Letter of Identity کے مطابق مکمل کر کے مکرم صدر صاحب/امیر صاحب/امیر صاحب صوبائی کے توسط سے اپنی درخواست دفتر امور خارجہ کو 28-5-02 تک بھجوا دیں تا انہیں حصول ویزہ کیلئے دعوت نامے (Sponsorship) بھجوائے جاسکیں۔ Letter of Identity کے نمونے اور ضروری ہدایات امراء صاحبان صوبہ جات بتماعتہائے احمدیہ بھارت بذریعہ ڈاک بھجوائے جاچکے ہیں۔ اس جلسہ کی عظیم الشان کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ایڈیشنل ناظر برائے امور خارجہ)

ہر وہ شخص مسلمان ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے
کسی دوسرے شخص کو اس کے ایمان کا فیصلہ کرنے کا حق حاصل نہیں

معروف پاکستانی دانشور ڈاکٹر مہدی حسن کا اعتراف حقیقت

معروف پاکستانی دانشور ڈاکٹر مہدی حسن نے روزنامہ پاکستان لاہور کے نامہ نگار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا:
”میں یہ عرض کروں گا کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سب سے پہلے مسلمان کی تعریف کرنا ضروری ہے اور بہت سے دینی سکالروں نے مختلف ادوار میں اس سوال کا یہ جواب دیا ہے کہ ہر وہ شخص مسلمان ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے کسی دوسرے شخص کو اس کے ایمان کا فیصلہ کرنے کا حق حاصل نہیں ہے، البتہ کسی بھی شخص کے عمل اور طرز زندگی کو دیکھتے ہوئے آپ یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ گناہ گار مسلمان ہے یا باعمل مسلمان ہے لیکن خود کو مسلمان کہنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کا حق کسی کو حاصل نہیں ہے۔ اس قسم کے طرز عمل سے ماضی بعید کے علاوہ زمانہ حال میں بھی مسلمانوں کے معاشرے کو بہت نقصان پہنچا ہے اور اگر اس رویہ کو تبدیل نہ کیا گیا تو آئندہ بھی معاشرہ اختلافات اور نفاق کا نشانہ بنتا رہے گا۔

(روزنامہ پاکستان لاہور 21-20 دسمبر 2000)

جلسہ سالانہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کی طرف سے شائع شدہ کیلنڈر کے مطابق جلسہ سالانہ کینیڈا امسال 5 تا 7 جولائی 2002 بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوگا۔ اسی طرح

جلسہ سالانہ امریکہ

28 تا 30 جون بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوگا۔

PRIME AUTO PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador
&
Maruti

P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA - 700072 ☎ 2370509

آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794
رہائش:: 237-0471'237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ
بات کرنے سے پہلے سلام کر لیا کرو

طالب دعا
یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی